کشکولِ مصطفائی

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب مدظلہ

کشکولِ مصطفائی

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مدظلہم

ناشر

ڈاکٹر حافظ منیر احمد خاں

باہتمام

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ
مِثْلَهُمْ بَلٰی وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْم ○

زعشقِ مصطفیٰؐ دل ریش دارم
رقابت باخدائے خویش دارم

(سعداللہ مسیحاپانی پتی)

ستم ست اگر ہوست کشد کہ بہ سیر سرو و سمن درآ
تو زغنچہ کم نہ دمیدۂ درِدل کشا بچمن درا

(بیدلؔ)

اے دوست بیا کہ ماتراایم
بیگانہ مشوکہ آشناایم
مہ نور می فشاندوسگ بانگ می زند
مہ راچہ خیرم، خاصیت سگ چناں فتاد

(سید حسن غزنوی)

Marfat.com

مہ فشاند نور، سگ عوعو کند
ہر کسے بر خلقتِ خود می تند
ہر خیالے کو کند در دل وطن
روزِ محشر صورتش خواہد شدن
(رومی)

زمہجوری برآمد جانِ عالم | ترحّم یا نبیؐ اللہ ترحّم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی | زمحروماں چرا فارغ نشینی
زخاک اے لالہ سیراب برخیز | چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بروں آور سراز بردِ یمانی | کہ روے تست صبحِ زندگانی
شبِ اندوہ مارا روز گرداں | زرویت روزِ ما فیروز گرداں

کو غبارِ ناقۂ لیلیٰ کہ مجنوں سالہا
چشم بر رہ داشت و گردے از بیاباں برنخاست

شورے شد و از خوابِ عدم دیدہ کشودیم
دیدیم کہ باقی ست شبِ فتنہ، غنودیم
(غزالی مشہدی)

گرچہ دوریم بیادِ تو قدح می نوشیم
بُعدِ منزل نہ بود در سفرِ روحانی

Marfat.com

این کار از تو آید و مرداں چنین کنند
بر عفو و انتقامِ توصد آفرین کنند
اگر مردی درِ تخفیفِ اسباب تعلق زن
انگشتِ تریک بند کم دارد
(بیدلؔ)

پاؤست: یعنی شیشیم، اس کی لکڑی بھگو کر ذیابیطس کے لئے پلائین، اکسیر ہے۔
بیل گری پیچش کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بیل: ذیابیطس کے لئے بھی مفید ہے،
اس کی لکڑی کو جوش دے کر پلائیں۔

تو آں شاہی کہ بر ایوان قصرت | بیاید اندروں مردِ حقیقت
کبوتر گر نشیند باز گردد | کہ باما یک نفس ہم راز گردد
غریبے مستمندے بر در آمد | اگر ابلہ شود آن مردِ ناداں
بیاید اندروں یا باز گردد | از آں را ہے کہ آمد باز گردد

روزے کہ تومہ شدی نمی دانستی
کانگشت نمائِ خلقِ خدا خواہد بود
امروز کہ زلفت دلِ خلقے بربود
در گوشہ نشستن نمی دارد سود

انواع خطوط اگرچہ خواہی اے یار
ثلث ست و رقاع و نسخ و توقیع و غبار
ریحان و محقق ست و توقیع دگر
خطے ست مسلسل چو سر زلفِ نگار

Marfat.com

نصر پور کی کتابیں منتقل بہ ٹنڈو الہ یار، ۱

زبدۃ اللغات المعروف بہ لغات سروری

(مفتی غلام سرور لاہوری مصنف خزینۃ الاصفیا، نے یہ لغت لکھی تھی۔ ۱۸۹۸ء،
نول کشور پریس، ۷۰۲ صفحات،)

ص ۱۴۲، قاف بامیم،

قمارع ہر ایک بازی جس پر شرط زر نقد وغیرہ مقرر ہو کر لین دین ہو،

قمرع چاند اور چاندنی،

قمطرع موٹا اونٹ، کوتاہ قد آدمی، صندوق کتاب رکھنے کا،

فیروز کا فارسی قلمی دیوان (میم ردیف تک ہے)

فیروز ز عرفی غزلے تازہ شنیدیم درخوں کشد ایں مسئلہ برہانِ حکم را

عرفی م ۹۹۹ھ

صائب کا ذکر بھی ہے:

مرا فیروز در فریاد دارد مصرع صائب (م۱۰۸۸)
تکلف نیست در گفتار رندِ لاابالی را

صائب، م ۱۰۸۸

نامہ فیروز قاصد سوے ایران می برد
کیں غزل رنگین لائق ملک بیجاپور نیست
برتو از فیروز قاصد گربہ ایران می برد
این غزل رنگین بملکِ اصفہاں معلوم نیست

Marfat.com

بہاء الحق والدیں طاب مثواہ
امامِ سنت و شیخ جماعت
چوں رفت از جہاں این بیت می خواند
براہل فضل و اربابِ براعت
بطاعت قربِ ایزد می تواں یافت
قدم درنہ گرت ہست استطاعت
بہ این دستور تاریخ و فاتش
بروں آر از حروفِ "قربِ طاعت"

تو تیائے چشم سازم خاک پائے نقشبندؒ
تا بیابم سرِّ حق از لطف ہائے نقشبندؒ
رو بدر گاہِ بہاء الدیں نظر کن زانکہ ہست
نہ فلک مانند درباں درسرائے نقشبند
مشکلات ماہمہ ہرگز نیاید درعدد
المدد یا خواجہ مشکل کشائے نقشبندؒ

مزید نواشعار ہیں۔

دیوان حافظ شیرازی۔

مثنوی فرہادو شیریں از وحشی کرمانی (قلمی) موجود ہے۔

احادیث قدسیہ مؤلفہ خلیل الرحمٰن برہان پوری، مطبوعہ مجتبائی، دہلی، ۱۳۱۵ھ،
(مع اردو ترجمہ)

Marfat.com

دیوان کاشی (قلمی) مولدِ من آمل و آبشخورم مازندران

از رہ جد و پدر نسبت بہ کاشاں می رود

شوکت بخاری کی ایک قلمی مثنوی بھی ہے۔(م ۱۱۰۷ھ)

شاہ ولی اللہ اکیڈمی منصورہ (ڈیپر) میں یہ کتابیں موجود ہیں۔

(۱)۔ شاہ رؤف احمد رأفت کا منظوم رسالہ (فقہی مسائل پر)

(۲)۔ میر سکندر حسین دہلوی فکر کا کلام

(۳)۔ امانت کا قلق نامہ (مثنوی)

(۴)۔ قصہ نور تن ۱۲۶۶ھ کا لکھا ہوا پٹنہ کا مخطوط

(۵)۔ ۱۲۴۴ھ میں سید حیات نے مرآۃ الاحکام وغیرہ منظوم رسالے لکھے تھے وہ موجود ہیں۔

اس کے بعد..........نواب غلام محمد غوث..........اس کے ممبر بھی تھے۔

---

۸ رتی کا ایک ماشہ اور چار ماشے کا ایک ٹانک

مخا۔ یمن کی بندرگاہ۔

حانہ۔ وہ عورت جو بیوہ ہو یا طلاق شدہ ہو۔

منانہ۔ وہ عورت جو اپنے مال و دولت سے شوہر پر احسان رکھے۔

انانہ۔ وہ عورت جو شوہر کو دیکھ کر خود کو بیمار ظاہر کرے۔

ادا رے حقِ محبت عنایتے ست ز دوست
وگرنہ عاشقِ مسکین ہیچ خور سنداست

نواب غلام محمد غوث خان بہادر "نواب عظیم جاہ" (نواب ارکاٹ) کے سکریٹری مولوی محمد مہدی واصف برہان پوری (ابن محمد عارف الدین خان رونق ابن محمد معروف برہان پوری) نے ذلیل ساطع نامی لغت (اردو سے فارسی میں) ۱۲۴۸ھ میں لکھی تھی جو مطبع مظہر العجائب مدراس سے ۱۲۷۷ھ میں شائع ہوئی۔ یہ لغت کسی انگریز مصنف کی لغت کا ترجمہ ہے۔ نواب غلام محمد غوث خان بہادر کو "مد ظلہ العالی" لکھا ہے۔ یعنی نواب صاحب ۱۲۴۸ھ تک زندہ تھے۔

مولوی محمد مہدی واصف کے صاحبزادے ملا عبدالباسط نے دائرۃ المعارف حیدر آباد (دکن) کو قائم کیا تھا اور وہ اس کے ممبر بھی تھے۔

Studies in North Indian Languages by Dr. Grahame Bailey (London 1938)

اس کتاب کے صفحہ ۱۸۶ پر حیدر علیؒ کے علم کی تصویر ہے اور صفحہ ۱۸۸ پر ٹیپو سلطانؒ کے علم کی تصویر ہے۔ (میرا خیال ہے کہ وہ ایک ہی علم ہے جو باپ بیٹے دونوں کے استعمال میں رہا ہے)۔ یہ علم انڈیا آفس لندن میں محفوظ ہے۔ یہ ۱۲۱۶ محمدی، (۱۲۰۴ھ) کا ہے اس میں نقشبندی بزرگوں کے نام کندہ ہیں اور حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کا نام بھی ہے۔

Marfat.com

رباط مظہریہ، مدینہ منورہ میں حضرت شاہ ابو سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۵۰ھ) کا لکھا ہوا قرآن مجید بہت بڑی تقطیع میں ہے۔ ۱۲۳۴ھ میں انہوں نے لکھا تھا۔

کابل (محلہ سیاہ سنگ) میں حضرت محمد معصوم ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۶۱ھ) کے صاحبزادے حضرت عزت اللہ مجددیؒ (م ۱۲۱۶ھ) کا مزار ہے۔ لوحِ مزار پر یہ سجع کندہ ہے۔

یا مجدد، عزت اللہ از تو عزت یافتہ

غلام محمد معصومؒ کے صاحبزادے صفی اللہؒ (کابل) کا سجع:

کندہ بر لوحِ دل صفی اللہ
کلمۂ لا الٰہ الا اللہ

حضرت صفی اللہؒ نے اپنے صاحبزادے عبدالباقیؒ کے لئے یہ شعر کہا تھا۔

بہار درگذراست و شتاب کن ساقی
زبوستانِ صفی ماندیک گلِ باقی

Marfat.com

غلام محمد معصوم

|

"قیوم جہاں" صفی اللہؒ (م ۱۲۱۲ھ)

|

عبدالباقیؒ

|

محمد صدیقؒ

|

فضل قیومؒ

|

فضل عمر (نور المشائخؒ)

|

فضل عثمان صاحب و محمد ابراہیم صاحب

(محمد ابراہیم صاحب کے صاحبزادے محمد اسمٰعیل صاحبؒ)

سیالکوٹ کے بجلی محلہ میں مولانا عبدالحکیمؒ سیالکوٹی کا مزار ہے، تاریخ پیدائش ۹۶۸ھ درج ہے اور یہ اشعار ہیں۔

بحکمِ ازل چوں بہ جنت رسید — شہِ معدنِ علم عبدالحکیم
نداشد ز دل سالِ ترحیل او — ولی مخزنِ علم عبدالحکیم

(۱۸، ربیع الاول) ۱۰۶۸ھ

اُن کے مزار کے ساتھ ہی اُن کے صاحبزادے ملا عبداللہ الملقب لبیب کا مزار ہے، اُن کی تاریخ وفات ۱۱۱۸ھ درج ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے سب سے بڑے بھائی شاہ عبدالرزاقؒ تھے جن کے پوتے شاہ محمد فضل اللہ تھے، عمدۃ المقامات کے مصنف اور وہ حضرت مجددؒ کے نواسے تھے۔ شاہ محمد فضل اللہؒ کے نواسے شاہ فضل احمدؒ تھے جنہوں نے صوبہ سرحد میں سلسلے کو

Marfat.com

فروغ دیا۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ م ۱۰۳۴ھ

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ م ۱۰۷۹ھ

حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ م ۱۱۲۲ھ

حضرت محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ م ۱۱۳۶ھ

(۱) حضرت شاہ غلام محمد معصوم عرف معصوم ثانیؒ م ۱۱۶۱ھ

(۲) حضرت شاہ محمد صادقؒ (پشاور)

حضرت حاجی غلام محی الدینؒ

حضرت فدائے محی الدینؒ

حضرت حاجی محمد شریف

حضرت بحر الدینؒ

(سرفراز کالونی حیدر آباد (سندھ) میں یہ تمام مزارات ہیں)

(۱) حضرت شاہ غلام حسین (قندہار)

(۲) حضرت شاہ غلام حسنؒ پشاور کینٹ، م ۱۲۰۴ھ

حضرت شاہ غلام نبیؒ قندہار م ۱۲۲۶ھ

حضرت شاہ محمد فضل اللہ قندہار م ۱۲۳۸ھ

حضرت شاہ عبد القیومؒ قندہار م ۱۲۷۱ھ

حضرت خواجہ عبد الرحمٰنؒ مقبرہ کوہ گنج م ۱۳۱۵ھ، ان کے دو صاحبزادے تھے:

(۱) حضرت آقا محمد حسن جانؒ م ۱۳۶۵ھ، (۲) آقا محمد حسین جانؒ ۱۳۶۷ھ

ان کے صاحبزادے آقا محمد اسمٰعیل جانؒ

(۱) حضرت عبد اللہ جان عرف شاہ آغا، ولادت ۱۳۰۳ھ، وفات جمعہ ۲ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ،

(۲) حضرت عبد الستار جان، ۱۳۱۱۔ ۱۳۸۷ھ،

(۳) حضرت حافظ محمد ہاشم جان، ولادت ۱۳۲۱ھ، وفات ۱۳۹۵ھ،

حضرت مجدد کے ایک مکتوب الیہ حاجی سید عبدالوہاب بخاریؒ تھے۔ اُن کے صاحبزادے سید مزملؒ، اُن کے سید عبدالرحیمؒ، اُن کے عبدالشکورؒ، اُن کے اہل اللہؒ، اُن کے شاہ خسروؒ، اُن کے عطاء اللہ شاہؒ، اُن کی صاحبزادی "بی بی صاحبہ" خواجہ فضل اللہ (صاحب عمدۃ المقامات) کی والدہ تھی اور وہ خواجہ صفی اللہؒ کی بھانجی تھیں۔

راولپنڈی سے پشاور کے راستے میں قریب ۵۴ میل پر غُر غشتی ہے، وہاں صرف ایک خاندان کاکڑ پٹھانوں کا ہے، اُن کے جدِ امجد اخوند بشارت تھے۔ اُن کے صاحبزادے محمد موسیٰ خان (یعنی مولانا عبدالوہاب خان صاحب) میرے پرنانا تھے۔ وہ غر غشتی سے ٹونک آ گئے تھے۔ پھر جاورہ میں رہے اور پھر جبل پور چلے گئے۔

اخوند مولانا سعد الدین (المتوفی ۱۳۰۹ھ /۱۸۹۱ء) ابن محمد موسیٰ خان ابن اخوند محمد بشارتؒ۔

Marfat.com

مولانا بہاء الدین (تفسیر میں مشہور تھے)

(۱) مولانا شہاب الدین (۲) مولانا گل احمد (۳) شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین

(م ۱۳۹۰ھ قریب ایک سو سال عمر پائی)

مولانا قطب الدینؒ (غرغشتی کی جامع مسجد میں خطیب بھی تھے۔ ۱۳۹۲ھ میں انتقال ہوا)

امیر الدین

شیخ الحدیث مولانا نصیر الدینؒ کے ایک بھائی فرید الدین افغانستان چلے گئے تھے۔ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدینؒ کے پانچ صاحبزادے ہوئے:

(۱) مولانا رکن الدین

حافظ محمد حسن۔ محمد حسین۔ محمد ادریس،

(۲) مولانا فخر الدین

حافظ داؤد۔ محمد الیاس،

(۳) مولانا صدر الدین

محمد صالح۔ محمد شعیب،

(۴) مولانا محمد ابراہیم،

محمد وسیم۔ حافظ محمد زبیر،

(۵) مولانا محمد اسمٰعیل،

محمد یاسر، محمد فارقلیط،

ابوالفضل اور فیضی کی ایک بہن لاڈلی بیگم تھی جس کی شادی نواب اسلام خان (ابن شیخ بدر الدین ابن شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ) سے ہوئی تھی۔ نواب اسلام خان کے بیٹے اکرام خان تھے۔ ابوالفضل اور فیضی کے بھانجے نور الدین محمد عبداللہ بن حکیم عین

Marfat.com

الملک شیرازی کی کتاب طب دارا شکوہی مخطوطہ ۳۲۳ھ سندھی ادبی بورڈ میں ہے۔

نظام حیدر آباد نے وکٹوریا میموریل ہال کلکتہ کو فتوحات المکیہ کا ایک نادر نسخہ دیا تھا۔ "11½ x "7½ تقطیع کے ۳۵ سطری صفحات ہیں اور پانچ ابواب ہیں۔ ملا حسن اصفہانی نے یہ نسخہ عبدالرحیم خان خاناں کو احمد آباد میں ۷ ربیع الثانی ۹۹۲ھ کو دیا تھا۔ اسپر خان خاناں کی یہ تحریر ہے۔

این کتاب عالی جناب بتاریخ ۷ ربیع الثانی ۹۹۲ھ در دارالامان احمد آباد حمیت عن الشر و الفساد ملا حسن علی اصفہانی ابتاع نمودہ آوردو داخل کتب فقیر حقیر کثیر التقصیر عبدالرحیم ابن محمد بیرم خان عفی عنہما۔

یہ کتاب غالباً عبدالرحیم خان خاناں نے تحفۃً جہانگیر کو دی تھی اور اس نے سید محمد گجراتیؒ کو دی۔

جہانگیر کی تحریر یہ ہے:

اللہ اکبر

در وقتے کہ نخبۃ السادات میر جلال الدین محمد راز دارالخلافۂ آگرہ بخدمتِ والدِ بزرگوارش میر سید محمد کہ مزبور بفضلیت و صلاح آراستہ است رخصت بگجرات نمودم این کتاب نفیس و شریف را کہ مسمّی بفتوحات المکّی است بدست میر مومی الیہ فرستادم۔ حررہ نیازمندِ درگاہِ الٰہی نورالدین جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ غازی در ۱۴ ع وامہر ماہ الٰہی ۱۴ع مطابق ۲۶ شوال ۱۰۲۸ ھجری۔

Islamic Culture April 1939

بھگوان داس ہندی کے سفینۂ ہندی (مرتبہ شاہ عطاء الرحمٰن عطا کاکوی۔ پٹنہ ۱۹۵۸ء) صفحہ ۱۷۷ میں لکھا ہے کہ گلشن، میرزا بیدل کے شاگرد اور شاہ گل کے مرید تھے۔

Marfat.com

ابو طالب کلیم کی تاریخ وفات از غنی کشمیری،

گفت تاریخ وفاتِ او غنی　　طورِ معنی بود روشن از کلیم

امیر الامرا اسلام خان کی تاریخ وفات از غنی کشمیری،

جست این مصرع از زبانِ غنی　　مُرد اسلام خانِ والا جاہ

سفینۂ خوشگو (دفتر ثالث) از بندرابن داس خوشگو،

حضرت شاہ عبدالاحد وحدت (مشہور میاں گل) (المتوفی ۱۱۲۶ھ)

نشاۂ فقر رسارا زفنا یافتہ ایم

دو قدم بیش بود رہ زکفن تاکفنے

جلوہ ئہ شمع رویش دوش این کاشانہ بود

پردہ ہائے دیدہ فانوس و نگہ پروانہ بود

گوہر مقصود را از سنگ طفلاں یافتم

عقل آنجاسنگ سار از مشرب دیوانہ بود

بروزِ واقعہ تا بوتم از خیار کنید

کہ بردہ ایم ز باغ جہاں تہی دستی

ہر کہ چوں فوارہ دریادِ قد جاناں فتاد

پائے تا سر گریہ گشت و آبرو برباد داد

تا چشمِ تو بافتہ گری ساختہ است　　قدِّ تو بہ شوخی علم افراشتہ است

با گرمیِ بازارِ توائے آفتِ جاں　　خورشیدِ قیامت سپر انداختہ است

(رباعی)

Marfat.com

آن تیغ کہ زندگی ازو در خلل است　　آتش فگنِ خرمنِ طولِ امل است
ہم تشنۂ خونِ خلق و ہم موجِ بلاست　　ہم دستِ قضا و ہم زبانِ اجل است
(رباعی)

مآثرالکرام (سروِ آزاد) از مولانا غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۲۰۰ھ) تصنیف در ۱۱۶۶ھ

شیخ سعد اللہ گلشن دہلوی، (المتوفی ۲۱ جمادی الاولیٰ، ۱۱۴۱ھ) مریدِ شاہ گل متخلص بہ وحدت بن شیخ محمد سعدؒ، شیخ احمد مجددؒ سہرندیؒ قدس اللہ اسرارہم، بایں مناسبت گلشن تخلص می کرد،

بچشمِ خویش نگر سحر سامری این است
نظر بہ آئنہ کن شیشہ و پری این است
گشتم شہید تیغ تغافل کشیدنت
جانم ز دست برد غزالانہ دیدنت

خوشگو نے گلشن کا سالِ وفات ۱۱۴۰ھ دیا ہے۔ تاریخ بھی کہی ہے: ؎

جای گلشن بہ بہشت ابدی
۱۱۴۰ھ

کلام گلشن

زخم دنداں خورد تا لبہاے شیریں جنگ او
پستہ حلوائے سوہاں شد دہانِ تنگ او
رساں از غنچۂ من ای نسیم صبح پیغامش
کہ گر تاراج دلہای کنی من ہم دلے دارم
خوشا احوالِ گل چینانِ این باغ

Marfat.com

که من زیں باغ جز دامن نہ چیدم
حیرت بہارِ گلشنِ نظارۂ خودم
آئینہ خانۂ دلِ صدپارۂ خودم
زبس بازم خوئی رام کردم طبعِ سرکش را
بہ یک پیمانہ چوں یاقوت دارم آب و آتش را

کلمات الشعراء میں سرخوش نے لکھا ہے کہ یہ پہلا مصرع (زبس بازم خوئی......) میرا ہے۔ سرخوش نے گلشن کے چار اشعار اور دیے ہیں۔

زشوقِ دوست بر اوراقِ دفترِ گلہا
بہار نامہ نوشتم ز اشکِ بلبلہا
بصد دقت تواں فہمید معنیہاے نازِ او
کہ شرح حکمت العین است مژگانِ درازِ او
از بس زنزاکتِ تو ترسم کہ شود
تمثالِ تراز آبِ آئینہ زکام

ہر یکہ کہ روے را نداند از پُشت — گردید زجاں سیر بنا خوردنِ مُشت
بیتاب دلاں عالمِ دیگر دارند — سیماب بود کشتنی و نتواں کشت
(رباعی)

درعالمِ گریہ بے نوایم چوں شمع — در سعی گداختن رسایم چوں شمع
تاناز دلِ من داغِ تمنا گل کرد — درسوختن انگشت نمایم چوں شمع
(رباعی)

خوشگو نے گلشن کے یہ مطلعے (سرخوش سے پسند کراکر) نقل کیے ہیں۔

عیاں شد فتح اقلیم معانی از بیانِ ما — کہ باشد مدِ بسم اللہ دمِ تیغ زبانِ ما
روشن سرشکِ گرم کند چشم داغ را — از روغن است خونِ رگِ جاں چراغ را
فنا چوں شعلہ برجستہ شد حاجت روائے ما — کہ دست از زندگی برداشتن بلشد دعائے ما
ناز نیناں منتے دارم زاحسان شما — گرچہ جامِ مانشد پُرمَی بدورانِ شما
دادند طپش از ازل آشفتہ دلاں را — آرام نہ دیدہ است کسے آبِ رواں را
بیادت گر کنم در جانبِ صحرا نگاہے را — شناسم سبزۂ خطِ تو ہر برگِ گیاہے را
نیست خود بینی شعارِ طبعِ صافی سینہ ہا — روئے خود ہرگز بہ عمر خود نہ دید آئینہ ہا
خالی زروانی نہ بود شعر ترما — خاصیتِ بحراست درآبِ گہرما
طبعِ نازک فطرتاں ہموار برحالِ خوداست — آمد و رفتے نمی باشد دمِ شمشیر را
زشوقِ مہر رخسارے کہ چشم گریہ پیرا شد — چو گوہر درگرہ ہر اشکِ من دارد سخن گاہی
خامشان را نکند زخمِ زباں زیر و زبر — الفِ سینۂ گندم بہ تہی نہ رود
فیض از مردِ خدا کے می ستاند مالدار — زن چو گردد حاملہ ناکامیاب از شوہر است

ختلان کو اب Kolat کہتے ہیں اور دی ہند کو اٹک کہتے ہیں۔

چھوٹوں کی طرف سے سپاس، بڑوں کی طرف سے ستائش

اعلم: جس کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہو۔

سردر Maingate، میل: گلدر،

ثمر: وہ پکی ہوئی تازی کھجور جو درخت میں لگی ہو۔

تمر: جب ایسی کھجور کو گودام میں رکھیں۔

قُلتین: دو مٹکے جن میں چھ سو سیر پانی آسکے، (تین سو سیر ایک قلۃ میں)

فہرست فارسی ہے، معرب فہرس ہے۔

دار: بستی Colony، خابور (لکڑی کی پچر)، Onyx : سنگِ سلیمانی،

Marfat.com

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۵۹ھ تا ۱۲۴۸ھ) "بیہقی وقت" کہا کرتے تھے اور حضرت مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ "عَلَمُ الھُدیٰ" کہتے تھے۔ قاضی صاحب یکم رجب ۱۲۲۵ھ۔ ۱۸۱۰ء کو فوت ہوئے، "فھم مکر مون فی جنات النعیم" (۱۲۲۵ھ) تاریخ ہے۔

"امام شافعیؒ کے اصحاب میں احمد بیہقی کے سوا، کوئی بھی ایسا نہیں جس پر امام شافعیؒ کا احسان نہ ہو، مگر امام شافعیؒ خود بیہقی کے ممنونِ احسان ہیں۔"

قاضی ثناء اللہؒ نے اپنے وصیت نامے میں اپنی عمر ۸۰ سال لکھی ہے اور شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (المتوفی ۱۲۱۸ھ) کی اہلیہ صاحبہؒ کو جو مکتوب آپ نے لکھا ہے (معارف جلد ۲۳، نمبر ۶) اُس میں اپنی عمر ۸۱ سال لکھی ہے، اگر اس مکتوب کے متعلق یہ فرض کر لیا جائے کہ آپ نے وفات سے کچھ روز پہلے لکھا ہوگا یعنی ۱۲۲۵ھ ہی میں لکھا ہوگا تو آپ کی ولادت ۱۱۴۴ھ کے بعد نہیں ہوئی ہوگی۔

قاضی ثناء اللہؒ کے صاحبزادے احمد اللہ ۱۱۹۸ھ میں جوانی میں فوت ہوئے۔

بالاکوٹ ۱۸ جون ۱۹۵۸ء کو گیا تھا۔ وہاں سید احمد بریلویؒ کے مزار پر یہ کتبہ تھا:

سید احمد بریلوی غازی	ہست مدفون اندریں مرقد
مومن و متقی ولی اللہ	بُد مجدد برائے سیزدہ صد
آمد از ہند باگروہ کثیر	بہر امدادِ مردمِ سرحد
جنگ باسکھ نمود و گشت شہید	باد راضی از و خدائے احد
بست و چارم بُد از مہ ذی قعد	سالِ غم گر بدانی دراجد
کاف وجا راکشیدہ گو یوسف	رحمتِ رب بود بایں مرقد

۲۰ + ۳   ۹ ۶ ۲ ۱

۳ ۲ ۰ ۰

---

۶ ۴ ۲ ۱ھ

Marfat.com

وہیں کچھ فاصلے پر شاہ اسمٰعیل دہلویؒ کے مزار پر یہ کتبہ ہے:

اے ذبیح اللہ اسمٰعیل ما   شد ندایت صورِ اسرافیل ما
خونِ خود را درکہ و کسار ریخت   لیک بیخ حریت درہند بیخت

کتبہ میں ریخت ہی لکھا ہوا ہے۔

ولادت شنبہ ۲۸ شوال ۱۱۹۶ھ۔ شہادت جمعہ ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ،

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ۱۴ شوال ۱۱۱۴ھ۔ ۱۱۷۶ھ

۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث ۱۱۵۹ھ۔ ۱۲۳۸ھ (سرسید نے ۱۲۴۸ھ۔ ۱۸۳۲ء لکھا ہے۔)

۲۔ شاہ عبدالقادر۔ المتوفی ۱۲۳۰ھ۔ ۱۸۱۵ء

۳۔ شاہ رفیع الدین۔ المتوفی ۱۲۳۳ھ۔ ۱۸۱۸ء،

۴۔ شاہ عبدالغنی ۱۲۲۷ھ (۵۷ سال عمر)

شاہ اسمٰعیل ابن شاہ عبدالغنی ابن شاہ ولی اللہؒ ۱۲ ربیع الآخر ۱۱۹۳ھ۔ ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ،

شاہ محمد مخصوص اللہ ابن شاہ رفیع الدین۔ المتوفی ۱۲۷۳ھ۔ ۱۸۵۷ء،

مولانا فضلِ حق خیر آبادی (ابن مولانا فضلِ امام)۔ ۱۲۱۲ھ۔ ۱۲۷۸ھ۔ فضل امام المتوفی ۱۲۴۴ھ۔ ۱۸۲۹ء۔ ان کے بڑے فرزند فضل عظیم المتوفی ۱۲۷۸ھ۔ ۱۸۶۱ء،

مولانا محمد قاسم نانوتوی ۱۲۴۸ھ۔ ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ (۱۲ صفر)

نواب صدیق حسن خان قنوجی (بھوپالی)۔ ۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۷ھ (۱۷ فروری ۱۸۹۰ء)

نواب فتح علی خان (رئیس مظفر نگر۔ کرنال)

پسر (نام نامعلوم) — نواب احمد علی پانی پتی

نواب رستم علی خان — عظمت علی خان ۔ دلدار علی خاں — محمد نجف خان (م ۱۹۰۵ء)

نواب زادہ لیاقت علی خان شہید، وزیر اعظم پاکستان — خورشید علی خاں — سجاد علی خاں بسمل — صداقت علی خاں

حافظ منشی عبدالرحیم خاں (سیدالنساء بیگم)
(م ۲۲ مارچ ۱۸۹۶ء)

اشرف علی خان — اکبر علی خان — ولایت علی خاں

منشی عبدالحفیظ خان نجفی عرف پیارے میاں
(۱۹۲۷ء۔۱۹۵۶ء)

حافظ خورشید احمد خان
ولادت ۲۳ جمادی اولیٰ ۱۳۷۳ھ ۲۹ جنوری ۱۹۵۴ء

آفتاب احمد خان
ولادت ۱۳۷۶ھ۔ ۱۹۵۶ء

شاہ عبدالعزیز صاحب کا قول اُن کے ملفوظات میں ہے: ترتیب منعکسہ در رحلتِ برادران واقع شد۔ یعنی اوّل مولوی عبدالغنی کہ خورد ترینِ ہمہ ہابودند، بعد ازاں مولوی عبدالقادر، از وشاں بعد مولوی رفیع الدین کلان سال از وشان ہستم، باری ماست (=اُلٹی ترتیب بھائیوں کی وفات میں. واقع ہوئی۔ اول مولوی عبدالغنی کہ سب کے چھوٹے تھے۔ اس کے بعد مولوی عبدالقادر۔ اُن کے بعد مولوی رفیع الدین۔ سب سے بڑا میں ہوں۔ اب میری باری ہے)۔

Marfat.com

پرگنہ سرونج (ریاست ٹونک) میں بڑے ماموں حافظ محمد شفاعت خان صاحب مرحوم (ابن حاجی محمد شہباز خان صاحب مرحوم)
کی سسرال کے اعزا کا یہ شجرہ ہے:

محمد شاہ خان صاحب ساکن سرونج

محمود شاہ خان صاحب (دفعدار) — محمدی بیگم (زوجہ احمد شاہ خان) — حیدر شاہ خان صاحب شوہر شمس النساء بیگم — احمدی بیگم زوجہ مصطفیٰ خان جاگیردار

محمدی بیگم (زوجہ احمد شاہ خان):
محمد صدیق صاحب — شان الٰہی صاحبہ (زوجہ حافظ محمد شفاعت خان صاحب) — نور الٰہی صاحبہ

شان الٰہی صاحبہ (زوجہ حافظ محمد شفاعت خان صاحب):
محمد عرفان خان — صالحہ بیگم زوجہ کپتان محمد الیاس خان (ولد کپتان محمد ایاز خان)

محمد عرفان خان:
عمر خان — غفران خان

احمدی بیگم زوجہ مصطفیٰ خان جاگیردار:
حافظ مشتاق احمد خان صاحب
فدا احمد خان صاحب
شافیہ صاحبہ

حافظ محمد شفاعت خان صاحب کے تیسرے بھائی کپتان حاجی محمد زمان صاحب ٹونک میں ۷ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو فوت ہوئے۔

جبل پور میں گڑھا مقام کا خاندان:-

گونڈ راجہ نظام شاہ ۲۷ سال حکومت کر کے گڑھا میں ۱۷۷۶ء میں فوت ہوا (دیکھیں جبل پور ڈسٹرکٹ گزیٹیر صفحہ ۵۴)۔ اس نے خانقاہ سید عبد الغفور کے لئے دیہ گونڈا دوم ضلع بدنپور سمبت ۱۸۳۱ (مطابق ۱۷۷۳ء) میں سید کلن شاہ کو عطا کئے۔ سید کلن شاہ نے ۱۸۶۱ء میں انتقال کیا۔ یہ قادری سلسلے کے بزرگ تھے۔ ان کے چار لڑکے تھے۔

Marfat.com

(۱) غلام مصطفیٰ، (۲) سید نور (المتوفی ۱۹ مارچ ۱۸۳۹ء) (۳) غلام حسین، (۴) غلام رسول،

نظام الدین — محمود علی — عمر علی — مبارک علی — خادم علی — محب شاہ

خادم علی
سخاوت علی
انور علی
ذاکر علی
غلام مرتضیٰ

یہ شجرہ میں نے اُن کے گھر کی ایک فارسی سند سے نقل کیا تھا۔ اس سے پہلے کی ایک سند ہندی رسم الخط میں بھی تھی۔ وہ قدیم ہندی کی کوئی شکل تھی، سمجھ میں نہیں آئی۔ سید کلن شاہ کے بڑے بھائی مدن شاہ تھے جو مجرد رہے۔ اُن کی دعا سے مدن محل کی عمارت ایک چٹان پر قائم ہوئی۔ اُن کی قبر مدن محل کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔

کابل میں حضرت ضیاء المشائخ صاحب مدظلہ (مولانا محمد ابراہیم صاحب ابن فضیلؒ عمر مجددی) کے کتب خانے میں حضرت محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتابیں محفوظ ہیں:

(۱) زبدۃ المقامات، (۲) نسمات القدس، (۳) تاریخ الانبیاء، (۴) طرق الاصول فی شریعت الرسول ﷺ، (۵) دُرّ الاسرار فی تحیۃ سید الابرار ﷺ، (۶) عرائض چارگانہ (یعنی وہ چار مکتوبات جو انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کو لکھے تھے۔

حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب مدظلہ جو خان پور سے کوئٹہ آئے ہوئے تھے اور یہ عاجز وہاں اُن سے دوشنبہ ۱۳؍اگست ۱۹۷۳ء (۱۳ رجب ۱۳۹۳ھ) کو ملا تو انہوں نے فرمایا:

Marfat.com

رحمٰن وہ جو بے مانگے دیتا ہو۔ اور رحیم وہ جو نہ مانگنے والے سے ناخوش ہوتا ہو۔

محمد براری (یا بروزی) اُمّی بن محمد جمشید بن جباری خان بن مجنوں خان قاقشال نے ۱۰۸۴ھ میں عقول عشرہ فارسی میں لکھی تھی۔ اس میں دس ابواب ہیں۔ کرۂ افلاک، اسطرلاب، رمل، کرہ زمین، علم طب، جبال، معدنیات، بحار، وضع واختراع و عجائبات، زمان و مکان، یہ مخطوطہ ۱۲۲۳ھ کا لکھا ہوا ہے اور اس میں بڑے سائز کے ۱۷۶ اوراق ہیں۔

بہجۃ عالم۔ از حکیم مہارت خان اصفہانی گیتی (مخطوطہ ۱۲۲۴ھ کا لکھا ہوا ہے)

مصنف نے لکھا ہے کہ اُس نے زیادہ تر یہ کتاب ہفت اقلیم (رازی) سے اخذ کی ہے اور یہ کتاب دراصل اُس کی عربی کتاب روضۃ الارواح کا پہلا حصہ ہے۔ بہجۃ عالم میں حبیب السیر، انیس العارفین، نزھۃ القلوب، تواریخ الفی، روضۃ الصفا، معجم البلدان، عجائب البلدان اور اکبر نامہ (ابوالفضل) کا ذکر آتا ہے۔ اس میں بختاور خان کا ذکر ہے جس نے ۱۰۴۲ھ میں شاہجہان کے حالات میں مرآۃ عالم لکھی تھی۔ دہلی کی جامع مسجد کا ذکر ہے جس کی بنیاد ۱۰۴۹ھ میں رکھی گئی تھی۔ اورنگ زیب عالم گیر کی فتح دکن کا ذکر بھی ہے۔

انڈیا آفس میں اس کا مخطوطہ نمبر ۷۲۹۔ (۱۲۱۱ھ کا لکھا ہوا ہے)۔

برٹش میوزیم کی فہرست میں لکھا ہوا ہے کہ اس میں بہادر شاہ (م ۱۱۲۴ھ) کا ذکر آتا ہے اور خیال ہے کہ یہ کتاب ۱۱۳۰ھ کے قریب لکھی گئی ہوگی۔

عجائب النہران بھی عجائباتِ عالم سے متعلق ہے۔ اس کے شروع کے چند اوراق نہیں ہیں۔ مصنف کا نام معلوم نہیں، ۱۲۲۴ھ میں نقل ہوئی۔ عجائب الاخبار۔ تحفۃ الغرائب، عجائب البلدان، تاریخ مغرب مطلع سعدین، ظفر نامہ روضۃ الصفا وغیرہ کے حوالے ہیں۔

عبدالصمد بن ابراہیم الرقائی کی کتاب اسلوب العجائب کا ذکر بھی ہے۔

اسی کتاب میں یہ بھی ہے کہ سلطان امیر علی شیر (م ۹۰۶ھ) نے ایک واقعہ قاضی

Marfat.com

اختیار الدین حسن سے سنا کہ انہوں نے مولانا نور الدین جامی سے سنا تھا کہ جب وہ حج کے لئے گئے تھے تو ایک شخص اُن کا مرید ہوا اور ہر روز حاضر ہوتا تھا لیکن پھر کئی دن نہیں آیا اور جب آیا تو بتایا کہ اُس نے ایک سانپ کو پتھر سے مار ڈالا تو گرد و غبار اُڑنے لگا اور ایسا معلوم ہوا کہ ہوا نے مجھے اُڑا لیا اور میں ایسی جگہ پہنچا کہ وہاں ایک بادشاہ تخت پر بیٹھا تھا اور بہت سے لوگ جمع تھے۔ کچھ لوگوں نے جو مجھے لے گئے تھے اُس بادشاہ سے عرض کیا کہ یہی وہ آدمی ہے جس نے ہمارے آدمی کو مار ڈالا ہے۔ بادشاہ نے مجھ سے سوال کیا تو اُس کے لوگوں میں سے ایک نے مجھ سے آہستہ سے کہا کہ بادشاہ سے کہو کہ مجھے وہ بتاؤ جو کچھ کہ شریعت کہتی ہے۔ چنانچہ جب میں نے ایسا کہا تو بادشاہ نے مجھے قاضی کے پاس بھیج دیا۔ قاضی نے مجھ سے دریافت کیا میں نے کہہ دیا کہ میں نے تو سانپ کو مارا تھا۔ قاضی نے اُن لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا مقتول وہاں کس صورت میں تھا؟ انہوں نے بھی کہا کہ سانپ کی ہئیت میں تھا۔ قاضی نے کہا کہ پھر تو تمہارا دعویٰ صحیح نہیں۔ کیونکہ میں نے لیلۃ الجن میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ فرمایا:

مَنْ تَزَیّٰ بِغَیْرِ زِیّہٖ فَاِنْ قُتِلَ فَدَمُہٗ ھَدَرٌ۔

جس نے اپنے علاوہ کوئی اور بھیس اختیار کیا، پھر اگر وہ قتل کیا گیا تو اُس کا خون رائے گاں ہے۔

عقول عشرہ کے مصنف نے کتاب میں ایک جگہ کہا ہے۔ (ورق ۱۹/ب)

مؤلف تالیفے دارد مسمی بہ مجمل مفصل در تاریخ شروع آن معلوم می شود و اتمام آن قطعہ گفتہ کہ از عبارت ظاہرش تاریخ شروع آن معلوم می شود و از اعداد حروف او بحساب جمل تاریخ اتمامش مستفاد می گردد و این ہم از نوادر اتفاق است و خالی از غرابت نیست، نظم،

این نامہ کہ تالیف نمودہ است امی — بسیار بہ محنت و برنج آمدہ است
تاریخ شروع و سال اتمام آن — چوں منبع و مخزن و گنج آمدہ است
از روی حساب و ظاہر الفاظش — گفتم کہ ہزار و شصت و پنج آمدہ است

ہم مؤلف تاریخ دارد کہ نامیدہ است اور اب طبقاتِ تیموری و دراتمام آن قطعہ گفتہ، این ہم خالی از ندرت نیست، قطعہ،

چون درین سلک جواہر سعی عقل　　گوہر و لعل و زمرد سفتہ است
طبع اُمّی از پۓ تاریخ آن　　ہشتم ماہِ محرم گفتہ است

ورق نمبر ۳۷/ب میں مصنف نے اپنے رمل کے استاد بندگی شیخ محمد یونس لاہوری کا ذکر کیا ہے۔ اور ورق نمبر ۲۰ الف میں اپنے ایک شاگردِ رمل شیخ محمود کا ذکر کیا ہے۔

ورق ۲۶ ب، میں ہے:

لیلۃ القدر نہ ۹ حرف است و آن در سورہ سہ جا تکرار کردہ، مجموعۂ حروف آن بست وہفت می شود، وہی کلمۂ بست و ہفتم است از کلمات، پس دلیل است بر آنکہ شبِ قدر تاریخ بست و ہفتم بود۔ از شیخ ابوالحسن خرقانی ؒ منقول است کہ اگر غرہ شہر رمضان المبارک روز یکشنبہ بود شب قدر تاریخ بست و نہم باشد، واگر غرہ مبارک رمضان روزِ دوشنبہ باشد شبِ قدر بست و یکم بود واگر غرۂ ماہِ صیام سہ شنبہ بود، شب قدر تاریخ بست و ہفتم شود واگر غرہ رمضان المبارک روز پنجشنبہ بود شب قدر بست و پنجم باشد واگر غرۂ ماہ رمضان المبارک روزِ جمعہ شود شب قدر تاریخ ہفتد ہم بود واگر غرہ ماہ رمضان المبارک روز شنبہ بود شبِ قدر تاریخ بست و سوم شود۔

الف (مردِ بے نیاز)، ب (مرد بسیار گو)، ت (خاک بہ آب آمیختہ)، ث (چیزے نرم)، ج (شتر بسیار شہوت)، ح (زنِ پلید و دراز زبان)، خ (موے بینی و بر)، د (زنِ فربہ)، ذ (تاج خروس)، ر (بیشۂ بزرگ)، ز (بسیار خور)، س (غنی بخیل)، ش (مردِ بسیار جماع)، ص (رومی مس و دیک مسین)، ض (ہدیہ)، ط (مرد غافل)، ظ (پستانِ عورت، ع (زر)، غ (باران)، ف (کفِ دریا)، ق (مردِ مستغنی از خلق)، ک (مرد مصلح مونس)، ل (درخت)، م (شراب صاف)، ن (ماہی)، و (شتر پیر)، ہ (طمانچہ)، ی (باقی شیر کہ در پستان باشد)......

ومعنی این کلماتِ (ابجد) از ابن مسعودؓ روایت کردہ اند:

Marfat.com

ابجد: یعنی یافتم ترا اے بندہ در معصیت خود،

ہوز: تو در ہوائے نفسِ خود بودی چون ازان باز گشتی جنت بتو دادم،

حطی: گناہ از توبہ کردن بخشیدم،

کلمن: سخن ناشایستہ کردہ بودی، چون ازان توبہ کردی قبول نمودم و بر تو رحمت فرمودم،

سعفص: در دنیا عیش تو تنگ کردم و در عقبیٰ فراخ سازم،

قرشت: اے بندہ چون اقرار کردی بگناہِ خود، پوشیدم گناہ ترا،

ثخذ: بندہ از خدائے عزوجل قوت یافت،

ضظغ: ساکن و ایمن کردم از راہِ شیطانی۔

عقول عشرہ (ورق ۱۸-ب) میں میر محمد باقر خان حسینی کا ایک نعتیہ قصیدہ ۳۱ر اشعار کا درج ہے جس کے ہر مصرع سے ۱۰۷۴ھ برآمد ہوتا ہے۔

نجیب و تاج رُسل ملک عدل زیب مہاں — عمادِ مجد و کرم تکیہ زمین و زمان

مہ سپہر عطا آفتاب حسن و جمال — وحیدِ ملک وملل عینِ رحمتِ یزدان

ابد بہار پیمبر پناہ عزتِ دین — ازل مدار پیمبر نتیجہ دوجہان

دلِ و داد فلک منزلت رسول اللہ (ﷺ) — سحابِ لطف و ادب ماہِ عدل تاج سران

عمادِ زہد محمد قوامِ سن و شرف — نجیب و زیبِ رُسل ماہِ مجد ملک ستان

نبی و تاج ملل لبِّ جمع زین رُسل — نشاطِ روے زمین اصلِ کُلِ دین سلطان

مآلِ دہر فلک منزلت گل لولاک — بہار داد و کرم آفتابِ جاہ و امان

جمالِ سن و شرف ماہ حلم و حق محبوب — جوادِ کام روا آفتاب و بدر جہان

حیات جانِ زمان عز عہد و مالک رے — پناہ فہم و کرم ابروآنِ شاہِ جہاں

مطاع عدل فلک منزلت محمد اسم — قوی حملہ عز و ملکِ زینِ شہان

ستونِ دین و عطا کوہِ زہد کرسی سائے — قویِ اہلِ زمیں لوح عدل و عرش مکان

پناہِ جود وفا مہرکل شاہ براق — مہے زبرج حیا بدرِ جاہ و قوس نشان

نبی جانِ جہان میر عہد زین بشر — عمادِ علم یقین عز و عدل و عالیشان

Marfat.com

جہانِ علم و شرف بابِ حکم حق ممدوح   بحارِ جود و عطا آفتاب داد گران
پناہ فتح محمد جمال ملک عرب   جلالِ ملکِ عجم زیب دیں سپر توان
مہ زمین و زمان عز مجد تاجِ رُسل   شہابِ لطف و علا مہر عدل قبلۂ جان
کریم ملک یقین ملکِ زہد حکمش کن   شہابِ مجد و وفا بدرِ عہد صدق نشان
سحاب لطف و امل ابر جود شق کن ماہ   شفیع روی زمین مکہ لوح و معجزہ کان
امین اہل زمیں کام ملک سدرہ نشین   مہ امید و امل زین دین رسول نشان
شہاب مجد و قالبِ دہر قرآن دل   حیات و زیب ملک بحر جود و جانِ روان
سوادِ عینِ یقین باب مجد و شہر علوم   سحابِ حسن و شرف ماہِ جمع اہلِ جہان
وجیہ و زیب رُسل مجدِ کل و منبع کنت   سمائے لطف و کرم کوہِ زہد کشف و عیان
جمالِ ملک یقین آبِ عدل بانی شرع   کمالِ مرکزِ اسلام مشفقِ آوان
وحیدِ دولت و دین مہر علم منزل وحی   رسولِ اہلِ زمین یمّ عدل و حی توان
پناہِ لطف و ادب صدرِ ملک و تاج ملک   بزرگ ملکِ یقین بحر جاہ شاہ جوان
جلال علم یقین مہر طبع و شاہ نبی   طرازِ تاج اُمم بحر جود نیک بیان
مہ جہانِ شفا بابِ علم و مرسلِ حق   حیاتِ جود و حیا ابرِ ملک و دیں باران
ملیکِ ملکِ امین و شفیع روئے زمیں   امامِ شاہِ زمان کوہِ عدل کُن فرمان
حیاتِ جانِ رُسل مکہ عز و زینِ ملک   جوادِ اہلِ شرف آبِ طبع قادروان
پناہِ عدل و شرف مجدِ ملک مطلبِ حق   عمادِ جود و شفا پاک طبع عدل قران
نجیب و شارقِ دین مکہ لب و صل علیہ   شہاب روئے زمیں جود و کام باقرخان

Marfat.com

اس کے بعد خواجہ حسن مروی کا ایک قصیدہ اسی مخطوطے میں درج ہے:
(ورق ۱۹الف)

للہ الحمد از پے جاہ و جلالِ شہریار — گوہر مجد ازمحیطِ عدل آمد برکنار
طائرے از آشیانِ جود و جاہ آمد فرود — کوکبے از اوج عز و ناز گردید آشکار
گلبنے زین گونہ نخودند بر دہر چمن — لالہ زین گونہ نکشود از میانِ لالہ زار
آن ہلالِ برجِ قدر وجود و جاہ آمد برون — وآن نہالِ آرزوے جانِ شاہ آمد ببار
شاد شد دلہا کہ باز از آسمانِ عدل و داد — باز دلہا زندہ شد کز مہر ایامِ بہار
نیر برج وجود و گوہر دریائے جود — از ہوائے اوج دلہا شاہبازِ جان شکار
شاہ اقلیم صفا سلطان ایوانِ وفا — شمع جمع بیدلان کام دلِ امیدوار
عادلِ کامل محمد اکبر صاحب قران — بادشاہ نامدار و کامجوے وکامگار
سایۂ لطف الہٰ آن لائق تاج و نگیں — بادشاہِ دین پناہ آن عادلِ عالم مدار
مجلس وے را سماے چارمیں داں عود سوز — موکبِ وے را سماک رامح آمد نیزہ دار
بادشاہا سلکِ لولوے نفیس آوردہ ام — ہدیہ از کانِ گرامی باز جوی و گوش دار
کس نیارد ہدیۂ زین بہ اگر دارد کسے — ہر کہ باشد (دارد) گوبیاچیزے کہ داری گوبیار
یک بیک ابیاتِ مروی بس کہ بے عیب آمدہ — ہر یکے جوئی زوے مقصود دریابی دوبار
مصرع اوّل زوے سالِ جلوسِ بادشاہ — از دوم مولودِ نور دیدۂ عالم برآر
تابود باقی حساب روزہائے ماہ وسال — واں حساب از سال وماہ وروز دوران پائدار (نامدار)
شاہِ ما پائندہ باد و باقی آن شہزادہ ہم — روز ہائے بے حساب و سالہاے بے شمار

پہلے مصرع سے اکبر کی تخت نشینی ۹۶۳ھ کا سال اور دوسرے مصرع سے جہانگیر کی پیدائش ۹۷۷ھ کا سال بر آمد ہوتا ہے۔

(توزک جہانگیری کے دیباچے میں بھی یہ قصیدہ درج ہے۔)

Marfat.com

اسی مخطوطہ عقول عشرہ کے ورق ۴۷ب، میں جہاں مختلف قلعوں کا ذکر ہے، قلعہٗ گوالیار کے متعلق لکھا ہے:

قلعہ ایست معتبر از قلاع ہندوستان در حوالیِ اکبر آباد و آگرہ، رفیع ترین حصار است کہ دعویِ ہمسری بچرخ دوّار دارد و کشائش آن از جملہ محالات است، بادشاہان ہندوستان عاصیؔ را در آن قلعہ زندانی سازند۔

رسالہٗ اردو۔ (بابت جولائی تا ستمبر ۱۹۷۱ء کراچی) میں شاہانِ اودھ کے کتب خانے (مترجمہ و مرتبہ محمد اکرام چغتائی) صفحہ ۷۲ میں عقول عشرہ کے مصنف کا نام محمد بروزی بن محمد جمشید طاہری لکھا ہے اور یہ کہ وہ ۱۰۷۴ھ میں مرتب ہوئی۔ (نامکمل نسخہ ہے)

اردو میں بعض ترکی الفاظ:

الب (دلیر، قیل)، آت (اسپ)، آقِ سنقر (شکرۂ سفید)، ایاق (ایاغ، کاسہ)، ایلک (غربال)، ایلتمش، ارسلان (شیر)، انہ (مادر)، اچی (بڑا بھائی)، باجی (بڑی بہن)، بغرا (کلنگ)، بک (امیر)، باری (دیوارِ حصار)، تاز (اسپ ابرش)، تکلو (روباہ)، تغلق، جادر (خیمہ)، چقماق، سغری (گنجینہ)، طغرا (شاہباز)، قتلغ (ہوش مند)، منکو (جاوید، ییلاق (خانۂ سرد برائے تابستان) قشلاق، قاق، تغار اور اسی سے تغاری، قاشق، قلیچ (شمشیر)، قزاق، قشون (گروہے از فوج)، ترکِ شیرازی، ترک تازی، ترکی کردن (ظلم کرنا) ترکی تمام شدن، ترکی بہ ترکی، ترکی اشقر (مریخ) ترکی معربد: معربد، جھگڑالو، ترکی خرگاہ (معشوق)، ترکی روستایان (لہسن)، ترکان ترکانی (ایک لباس) ترکی چرخ: مریخ، ترک مزاج، ترک جوش، ترک چشم، ترخان Free، ترکچہ، ترکی فلک: مریخ یا سورج، توزک: توشک، کوشک، ترکِ چینی: سورج،

کھیل سجن ہتھ آٹھ نو رنگ سان بچار   دگن تکن بن چتر گن گھٹ رہتا اک سار

Marfat.com

اے دوست آٹھ اور نو کے کھیل کا تماشا دیکھ۔ مورکھ کی دوستی مثل آٹھ) کے ہے، جوں جوں بڑھے گھٹتا جائے۔ اس کے برعکس چاتر کی دوستی مثل ۹ کے ہے کہ ضرب کرنے سے کم نہ ہو۔ ویسے ہی رہے۔ ۳۴

۸×۱=۸- جیسا تھا ویسا ہی رہا یعنی پہلے دن کی دوستی تھی۔	۸
۸×۲=۱۶- .... (۶+۱=۷)	۷
۸×۳=۲۴- .... (۴+۲=۶)	۶
۸×۴=۳۲- .... (۲+۳=۵)	۵
۸×۵=۴۰- .... (۰+۴=۴)	۴
۸×۶=۴۸- .... (۸+۴=۱۲ یعنی ۲+۱)	۳
۸×۷=۵۶- .... (۶+۵=۱۱ یعنی ۱+۱)	۲
۸×۸=۶۴- .... (۴+۶=۷ یعنی ۰+۱)	۱
۸×۹=۷۲	۹
۸×۱۰=۸۰	۸

۹×۱=۹

۹×۲=۱۸(۸+۱)=۹

۹×۳=۲۷(۷+۲)=۹

۹×۴=۳۶(۶+۳)=۹

۹×۵=۴۵(۵+۴)=۹

۹×۶=۵۴(۴+۵)=۹

۹×۷=۶۳(۳+۶)=۹

۹×۸=۷۲(۲+۷)=۹

۹×۹=۸۱(۱+۸)=۹

۹×۱۰=۹۰(۰+۹)=۹

Marfat.com

نام لو جس اچھر کا کر لو چو گن سار دو ملا، پنج گنا، بیسوں دو اُڑا، جو بچے سو نو گن کر دو اور لو ملا نانک تن بدن سے محمد (ﷺ) لو بنا۔ (گرو نانک)

حضرتؒ میرزا مظہر جانِ جاناںؒ ابن میرزا جانؒ ابن میرزا عبدالسبحان بن میرزا محمد امان ابن شاہ بابا سلطان ابن باباخان ابن امیر غلام محمد ابن امیر محمد ابن خواجہ رستم شاہ ابن امیر کمال الدین جوان مرد کہ انیس واسطوں سے محمد بن حنفیہؒ کے توسط سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک سلسلہ پہنچتا ہے۔

باباخان (ابن امیر غلام محمد) کے بھائی مجنون خان قاقشال تھے۔ عقول عشرہ کے مصنف محمد براری اُمی ابن محمد جمشید ابن جباری خان ابن مجنون خان قاقشال تھے۔

سید غلام نبی بلگرامی (ولادت ۱۲۹۹ء۔ وفات ۱۷۴۹ء) دوہے لکھتے تھے اور وہ ہندی شاعری میں حضرت میرزا مظہرؒ کے اُستاد تھے۔ (نذرِ ذاکر، صفحہ ۵۱۳، نئی دلی ۱۹۶۸ء)

اُمِّ مِلدَم۔ عربی زبان میں تپ کی کنیت ہے۔

شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ م ۹۴۵ھ

شاہ عبدالرحیمؒ (والدِ شاہ ولی اللہؒ) م ۱۱۳۱ھ

شاہ ولی اللہؒ م ۱۱۷۶ھ۔ ۱۷۶۲ء

میرزا مظہر جانِ جاناںؒ شہادت ۱۱۹۵ھ

شاہ غلام علیؒ م ۱۲۴۰ھ

سید احمد شہید بریلوی، شاہ اسمٰعیل دہلوی۔ ۱۲۴۶ھ۔ ۱۸۳۱ء

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ م ۱۲۲۵ھ

شاہ اسحٰق مہاجر نبیرۂ شاہ عبدالعزیزؒ م ۱۲۶۲ھ

شاہ محمد یعقوب برادر شاہ اسحٰق م ۱۲۸۲ھ

شاہ رؤف احمدؒ بھوپالی م ۱۲۷۲ھ

مولانا مملوک علی نانوتوی ۱۲۶۷ھ

مولانا خرم علی بلہوری ۱۲۶۰ھ

مولانا رحمۃ اللہ کیرانوی ۱۳۰۸ھ

نواب صدیق حسن خان ۱۳۰۷ھ

نواب قطب الدین خان دہلوی صاحب مظاہر حق ۱۲۷۹ھ

مولانا عبدالحی لکھنوی ۱۳۰۸ھ ۱۳۰۴ھ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ۱۳۱۷ھ

مولانا محمد قاسم (بانی دارالعلوم دیوبند) ۱۲۹۷ھ ۔ ۱۸۷۹ء

مولانا فضلِ حق خیر آبادی ۱۲۷۸ھ ۔ ۱۸۶۱ء

مولانا رشید احمد گنگوہی ۱۳۲۳ھ

مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی ۱۳۲۰ھ ۔ ۱۹۰۲ء

مولانا عبدالحق حقانی ۱۹۰۰ء

مولانا محمد الیاس دہلوی ۱۹۴۴ء

مولانا عبیداللہ سندھی ۱۹۴۴ء

مفتی کفایت اللہ دہلوی ۱۳۷۲ھ

فیض احمد بدایونی ۱۲۷۴ھ

شیخ الہند محمود حسن ۱۳۳۹ھ

مولانا عبدالغفور مدنی یکم ربیع الاول ۱۳۸۹، ۱۷ مئی ۱۹۶۹ء یک شنبہ،

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مدینہ منورہ میں دو شنبہ ۲۹ رجب ۱۴۰۲ھ (۲۳ مئی ۱۹۸۲ء) کو فوت ہو گئے۔

مولانا مصطفیٰ رضا بریلوی ابن مولانا احمد رضا خان بدھ ۱۱ نومبر ۱۹۸۱ء، ۱۳ محرم ۱۴۰۲ھ

مولانا ضیاء الدین مدنی ۱۴۰۲ھ ۔ ۱۹۸۱ء

مولانا شیر محمد سندھی مدینہ منورہ میں۔ ۸۵ سال کی عمر میں ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ کو

وفات پائی۔

ڈاکٹر زبید احمد الہ آبادی ۱۹۶۲ء

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی م ۱۱۷۴ھ

ابوالقاسم نقشبندی ٹھٹوی ۱۱۳۸ھ

محمد معین الدین ٹھٹوی (خلیفہ ابوالقاسم) ۱۱۶۱ھ

مولانا احمد حسن امروہوی ۱۹۱۳ء

مولانا اشرف علی تھانوی ۱۳۶۲ھ

مولانا انور شاہ شیخ الحدیث دیوبند ۱۳۵۲ھ۔ ۱۹۳۳ء

مولانا حسین احمد مدنی ۱۹۵۷ء

حضرت میاں میر ۱۰۵۷ھ

محمد غوث گوالیاری ۹۷۰ھ

شیخ سلیم چشتی ۹۷۹ھ

مولانا غوث علی شاہ پانی پتی ۱۲۹۷ھ۔ ۱۸۸۰ء

مولانا عبدالغنی مجددی مدنی ۱۲۹۶ھ

میر عبدالجلیل بلگرامی ۱۱۳۸ھ

میر غلام علی آزاد بلگرامی ۱۲۰۸ھ

ہندو شاہ فرشتہ ۱۰۲۳ھ

مولانا خلیل احمد سہارن پوری ۱۳۴۶ھ

مولانا احمد رضا خان بریلوی ۱۳۴۰۔ ۱۹۲۱ء

مولانا شبیر احمد عثمانی ۱۳۶۹ھ

مولانا عبدالعلی بحرالعلوم ۱۲۲۵ھ

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری ۱۳۴۸ھ

مولانا ثناء اللہ امرتسری ۱۹۴۸ء

مولانا شبلی نعمانی ۱۳۳۲ھ

مولانا شوکت علی ۱۹۳۸ء، مولانا محمد علی جوہر ۴ جنوری ۱۹۳۰ء

مولانا سید سلیمان ندوی ۷۲ ۱۳ھ

سید جمال الدین افغانی ۱۳۱۵ھ۔ ۱۸۹۷ء

مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی ۳ جمادی الاولی ۱۳۲۵ھ

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء

حکیم اجمل خان ۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء

مولانا احمد علی لاہوری ۲۳ فروری ۱۹۶۱ء

مولانا ابوالکلام آزاد ۷۷ ۱۳ھ

مولانا حسرت موہانی ۱۹۵۱ء

حافظ حاجی وارث علی شاہ یکم صفر ۱۳۲۳ھ ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء)

محمد بن عبد الوہاب نجدی ذی قعدہ ۱۲۰۶ھ

التعرف لمذھب اہل التصوف از ابو بکر بن ابی اسحٰق محمد ابراہیم بن یعقوب البخاری الکلاباذی (م ۳۹۵ھ) محاسبی م ۲۴۳ھ۔ حلاج ۳۱۰ھ۔ امام وکیع ۱۹۶ھ۔ حسن بصریؒ م ۱۱۰ھ، عبداللہ ابن مبارکؒ ۱۸۱ھ۔ امام غزالیؒ ۵۰۵ھ۔ عبدالقادر جیلانیؒ ۵۶۱ھ، ابوالقاسم قشیریؒ ۴۶۵ھ۔ آداب المریدین از ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی م ۵۶۳ھ، (رسالہ قشریہ)، عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردیؒ م ۶۳۲ھ، فوائد الفواد از نظام الدین اولیاءؒ ۷۲۵ھ، اللمع فی التصوف از شیخ ابو نصر سراجؒ م ۳۷۸ھ، قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب از محمد بن علی مکی م ۳۸۶ھ، مولانا عبدالمعبودؒ ۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ، پروفیسر محمد شفیع لاہوری ۱۹۶۳ھ، مولانا عبداللہ درخواستی یک شنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ، ۲۸/ اگست ۱۹۹۴ء،

شاہان صفیہ کو صوفیہ اور قزلباش لوگ "مرشد کامل" کہا کرتے تھے۔ (دیکھیں بررسیہاری تاریخی۔ سال پنجم شمارہ دہ، صفحہ ۲۲۵ حاشیہ) تہران،

Marfat.com

مکتبۂ عارف حکمت، مدینہ منورہ میں یہ قلمی کتابیں موجود ہیں:

(۱) نسمات القدس[1] من حدیقۃ الانس از محمد ہاشم کشمیؒ ابن محمد قاسمؒ، اس کتاب میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے پہلے کے اولیائے نقشبندیہؒ کے حالات ہیں۔

(۲) تحقیقات[2]، از حضرت محمد سعید فاروقی سرہندیؒ، یہ مکتوب محمد یوسفؒ کے نام ہیں جن میں اکثر تصوف کے مسائل کی وضاحت ہے۔ دینی مسائل بھی ہیں۔

حرمِ مدینہ منورہ میں تہجد کی جگہ داہنی طرف یہ عبارت ہے:

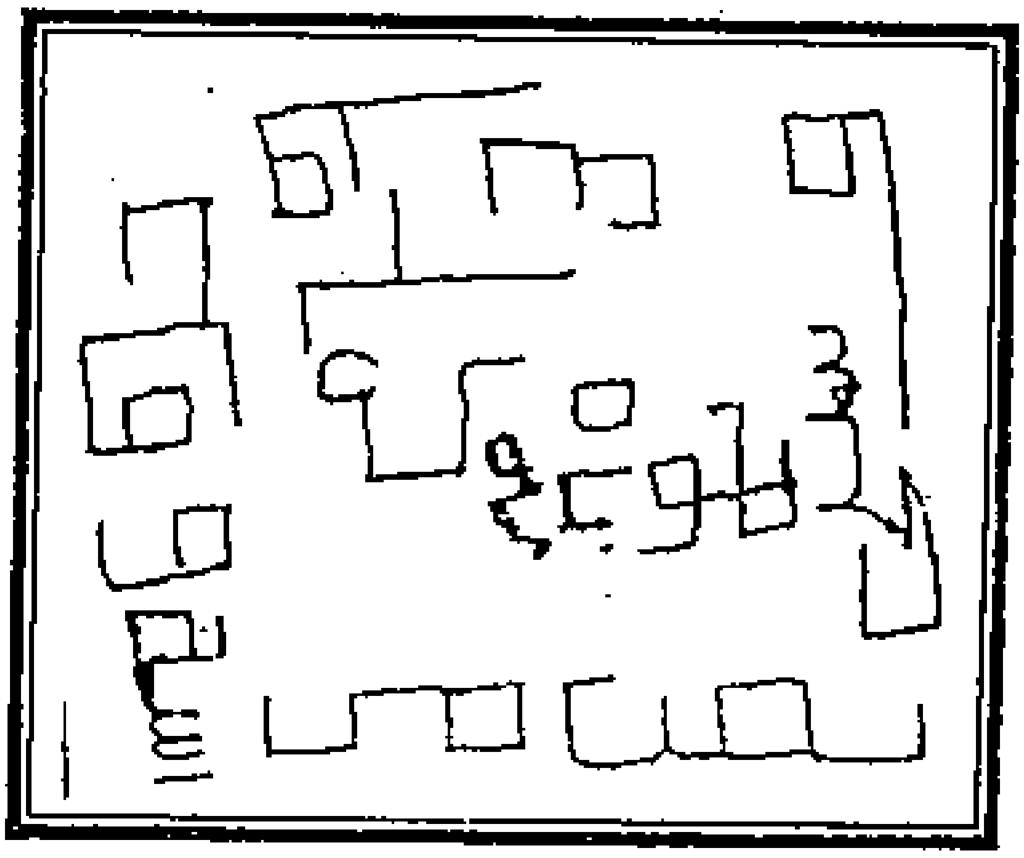

اور بائیں طرف یہ عبارت ہے:

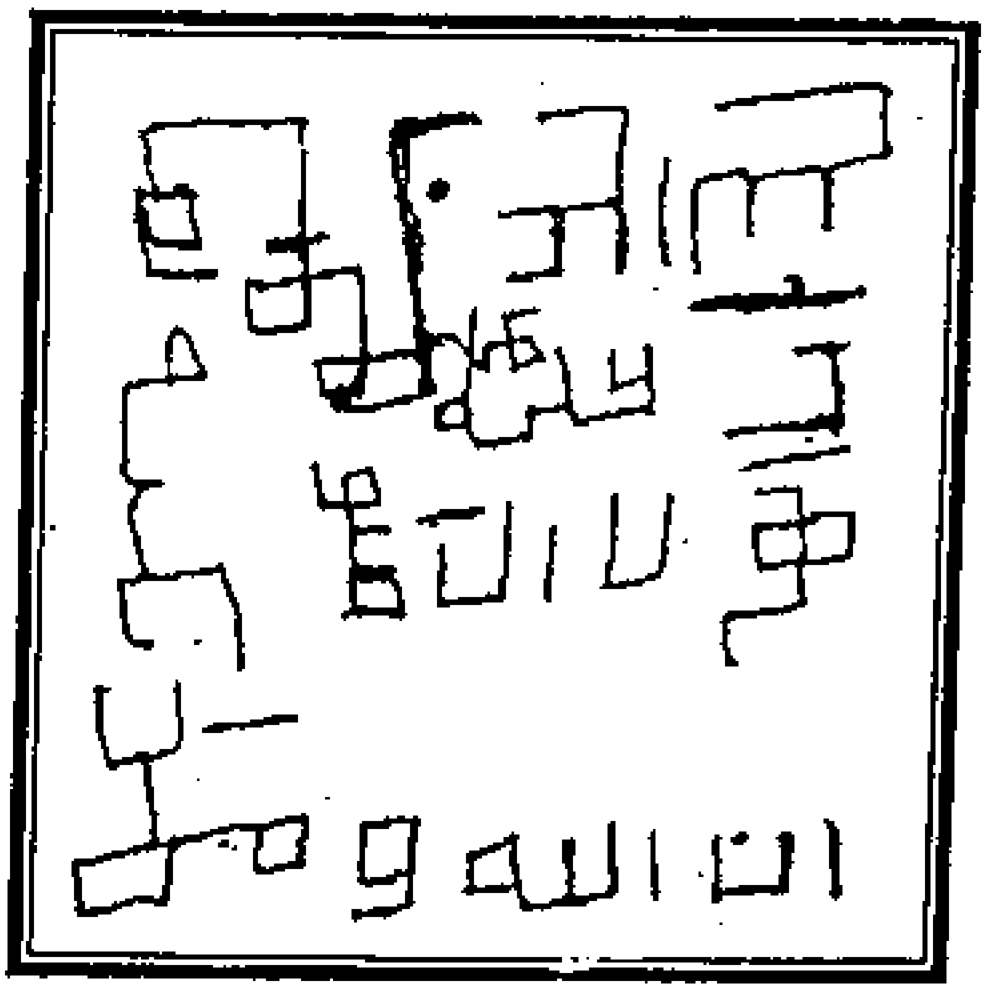

Marfat.com

شاہ ضیف اللہؒ کا مزار محلہ کنکوئی۔ امروہہ میں موجود ہے۔ حضرت مظہرؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ اُن کا وصال ۹ رجب ۱۲۴۰ھ کو ہوا۔ مصرعہ تاریخی: ندا آمد کہ "شد ضیفِ الٰہی" ۱۲۴۰ھ، شاہ ضیف اللہؒ کے ایک صاحبزادے سید اسد اللہ تھے۔

سید اسد اللہ خان عرف میر کلو۔ یہ دوندے خاں کی سرکار سے متوسل تھے اور آخر جنگ پانی پت میں بھی شامل تھے۔ میر کلو نے ایک مدرسہ حنفیہ اور ایک مسجد محلہ گذری (امروہہ) میں تعمیر کرائی تھی۔ وہ اب بھی موجود ہے۔ ۱۱۸۴ھ یا ۱۱۸۵ھ میں حضرت مظہرؒ دہلی سے امروہہ تشریف لے گئے تھے (مکتوب چہلم۔ کلمات طیبات) اور سید اسد اللہ خان عرف میر کلو کے اسی مدرسہ میں قیام فرمایا تھا۔

شاہ عبدالباریؒ جن کا مزار محلہ قریشی میں واقع ہے اُن کے جد بزرگوار شاہ عبدالہادی کی خانقاہ بھی وہیں ہے۔ شاہ عبدالباریؒ کی استدعا پر حضرت مظہرؒ اسی خانقاہ میں کئی ہفتے تک مقیم رہے۔ شاہ عبدالباریؒ بھی حضرت مظہرؒ کے خلیفہ تھے۔ مکتوبات مظہریہ (دیر) میں ایک نام (میر) غلام نبی بھی ہے۔ یہ بزرگ نوگاواں (مضافاتِ امروہہ) کے رہنے والے تھے۔ بدایوں، بسولی، بریلی، اور رام پور میں اُن کے بہت سے مرید تھے۔

ایک نام (مکتوبات مظہریہ) میں علی اصغر عرف میر مکھو ہے۔ اسی زمانے میں وہاں ایک فضل علی عرف مکھو بھی تھے۔

(یہ معلومات جناب سغیر احمد قادری امروہوی، محلہ بٹوال، امروہہ نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۶ فروری ۷۷ء سے بہم پہنچائی ہیں)

Bhanbore بھنبور کی جامع مسجد میں ایک کتبہ ۱۰۹ھ (۷۲۷ء) کا ہے اور دوسرا ۲۹۴ھ (۹۰۷ء) کا ہے۔ پہلا کتبہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مماامربه الا میر مروان
بن محمد مولی امیر المومنین اعزه
الله علی یدی علی بن موسی (؟) مولی امیر
المؤمنین اکرمه الله سنة تسع و مائة (؟)

Marfat.com

In The name of Allah, the Penevolent, the Merciful. That Amir Marvan (?) bn Muhammad Maula Amirul Muminin may Allah make him glorious, ordered about its (erection) through the ageney of Ali bin Musa (?) Maula Amirul Muminin may Allah make him illustrious, in the year 109A.

دوسرا کتبہ:-

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الہ الا اللہ (وحدہ) وان محمد رسولہ وعبدہ،

(۲) انما یعمر مسا (جد اللہ من أمن باللہ و الیوم الاخر و اقام (الصلوٰۃ اتی ا) الزکوٰۃ ولم یخش الا اللہ فعسا (اولئك)

(۳) ان یکونو امن المھتدین ھذا مما امر بنصبہ الا میر محمد بن عبدالر (فی ذی) القعدہ (؟) سنہ اربع و تسعین وماتین۔

(بہت سے سکے بھی ملے ہیں۔ چاندی کے دو سکے خلیفہ ولید بن عبدالمالک کے زمانے کے ہیں اور دونوں پر ۹۵ھ کندہ ہے)

نصرپور (سندھ) کے سادات:-

سید ہاشم شاہ بن سید محمد بن شاہ مبارک بن سید سلطان بایزید بن سید محمود بن سید فخر الدین محمد بن سید ابوالفتح بن علاؤالدین محمد بن ابراہیم ثانی بن سید محمد قاسم بن ابراہیم بن سید قاسم بن سید ابوالمکارم زید بن سید جعفر بن حمزہ بن ہارون بن عقیل بن سید محمد (ابوعقیل) بن شاہ اسمٰعیل بن عبداللہ جعفر ثانی بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی بن موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسینؓ بن حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

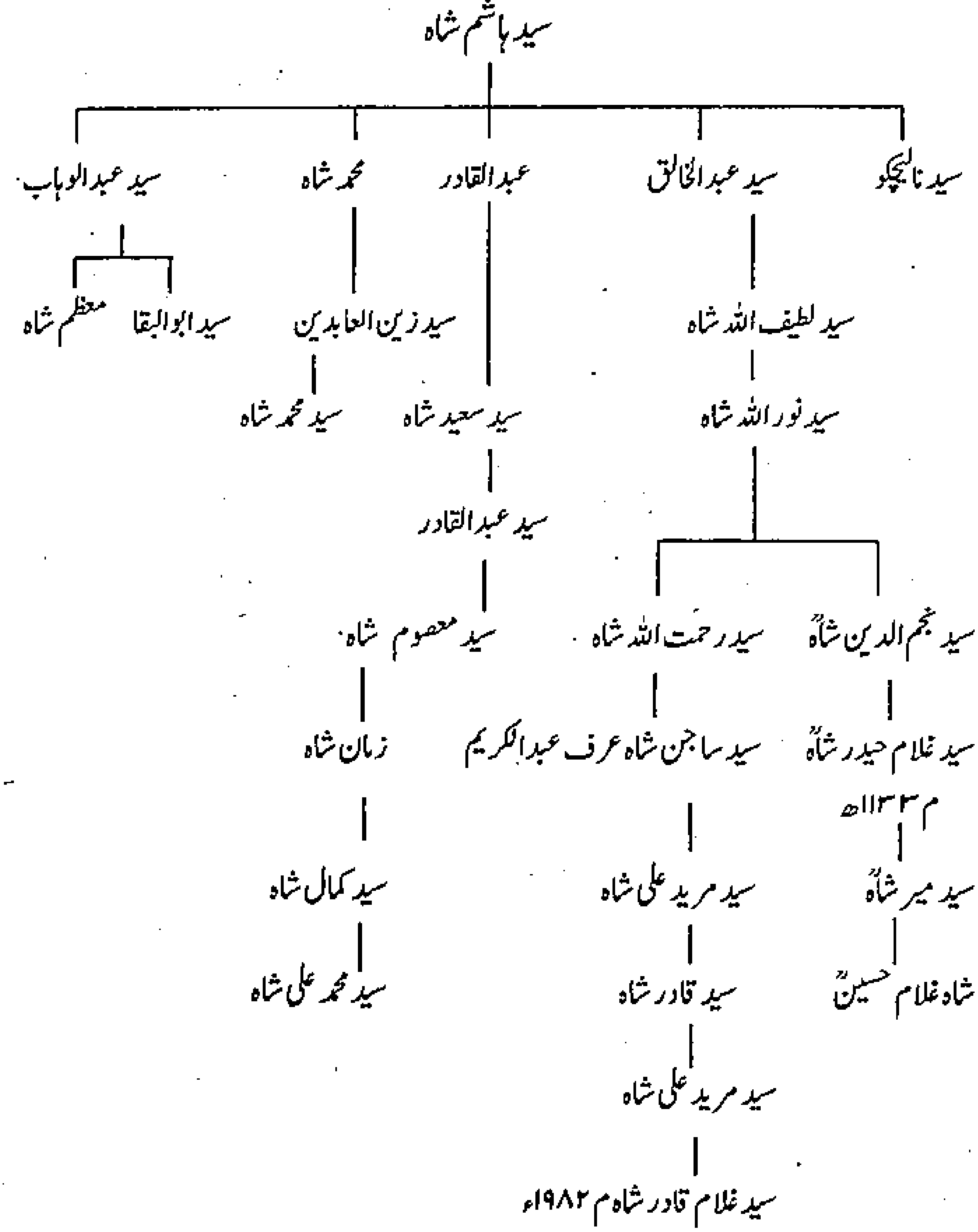

نواب کلب علی خان رام پوری ۲۷ جمادی الآخرہ ۱۳۰۴ھ (۲۲ مارچ ۱۸۸۷ء) کو فوت ہوئے، نواب حامد علی خان م ۱۹۳۰ء

نواب سکندر بیگم والیۂ بھوپال م ۱۳ رجب ۱۲۸۵ھ (۳۰ اکتوبر ۱۸۶۸ء)

صحابی: وہ جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام قبول کیا۔ حضور ﷺ کی صحبت اور رویت سے مستفیض ہو کر بحالتِ اسلام وفات پائی۔

Marfat.com

مخضرم: جس نے زمانۂ جاہلیت بھی پایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی پایا۔ لیکن حضور ﷺ کی صحبت نہ پائی گو کہ اسلام قبول کیا۔

مدرک: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور اسلام اس زمانے میں یا بعد میں قبول کیا۔

فقہائے ہند: جلد اوّل از محمد اسحٰق بھٹی۔ لاہور ۱۹۷۴ء اس کتاب میں پہلی صدی سے لے کر آٹھویں صدی ہجری تک کے بزرگوں کا حال ہے۔

ہندوستان میں ۲۵ صحابہ کرامؓ تشریف لائے ہیں:

عہدِ فاروقیؓ میں:

(۱) حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفیؓ، انہوں نے بلادِ ہند میں تین جنگیں لڑیں۔

(۲) حکم بن ابوالعاص ثقفیؓ، بندرگاہ تھانہ اور بھراچ فتح کیے۔

(۳) مُغیرہ بن ابوالعاص ثقفیؓ، دیبل فتح کیا۔

(۴) ربیع بن زیاد حارثی مدحجیؓ، کرمان اور مکران کے علاقوں میں جہاد کیا۔

(۵) حکم بن عمرو بن مجدع تغلبی غفاریؓ، فاتحِ مکران،

(۶) عبداللہ بن عبداللہ بن عتان انصاریؓ، فتح مکران میں شامل تھے۔

(۷) سہل بن عدی بن مالک خزرجی انصاریؓ، جنگِ مکران میں شریک تھے۔

(۸) شہاب بن مخارق بن شہاب تمیمی یا مازنیؓ (مدرک تھے) فتح مکران میں شریک تھے۔

(۹) صحار بن عباس عبدیؓ، جنگِ مکران میں شریک تھے۔

(۱۰) عاصم بن عمرو تمیمیؓ، نواحِ سندھ و بجستان کے علاقے فتح کیے۔

(۱۱) عبداللہ بن عمیر اشجعیؓ، بلادِ سندھ (بعض) فتح کیے۔

(۱۲) تسیر بن دیسم بن ثور عجلیؓ، (مخضرم تھے) بلوچستان کا کچھ حصہ فتح کیا۔

عہدِ عثمانیؓ میں:

(۱۳) حلیم بن جبلہ عبدیؓ، (مدرک تھے)، بلادِ ہند کے پہلے سیاح۔

(۱۴) عبیداللہ بن معمر بن عثمان قرشی تمیمیؓ، فاتحِ مکران اور اُس کے امیر،

Marfat.com

(۱۵) عمیر بن عثمان بن سعیدؓ، امیر مکران۔

(۱۶) مجاشع بن مسعود بن ثعلبہ سلمیؓ، فاتح بلوچستان۔

(۱۷) عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب قرشی عیشیؓ، بجستان اور کابل وغیرہ فتح کئے۔

عہدِ حضرت علیؓ میں:

(۱۸) خریت بن راشد ناجی شامیؓ، واردِ مکران ہوئے۔

(۱۹) عبداللہ بن سوید تمیمی شقریؓ، (مخضرم تھے) غزوۂ سندھ میں شامل ہوئے۔

(۲۰) کلیب بن ابووائلؓ، صحابی یا تابعی تھے۔ ہندوستان میں انہوں نے ایک سرخ پھول دیکھا جس پر سفید حروف میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(۲۱) مہلب بن ابوصفرہ ازدی عتکیؓ (مدرک تھے) بنوں، لاہور اور سندھ میں جنگ کی۔

(۲۲) عبداللہ بن سوار بن ہمام عبدیؓ (مدرک تھے) بعض غزواتِ ہند میں شریک ہوئے اور شہید ہوئے۔

(۲۳) یاسر بن سوار عبدیؓ، (مدرک تھے) قلات کی جنگ میں شریک ہوئے۔

(۲۴) سنان بن سلمہ بن محبق ہذلیؓ، عہدِ یزید بن معاویہؓ میں ہند کے مفتوحہ علاقوں کے والی مقرر ہوئے۔

(۲۵) منذر بن جارود عبدیؓ، بوقان اور قلات وغیرہ کی جنگوں میں شریک ہوئے اور وہیں وفات پائی۔

پہلی صدی ہجری میں جن بزرگوں کا تعلق برصغیر سے رہا ہے اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

ابن اُسید بن اخنسؒ، ابوشیبہ جوہریؒ، اعشیٰ ہمدانؒ، ابوایوب بن یزید ہلالیؒ، ثاغر بن دعرؒ، حاتم بن قبیصہ بن مہلب ازدیؒ، حارث بیلمانیؒ، حارث بن مرہ عبدیؒ، حباب بن فضالہ ذہلیؒ، حری بن حری باہلیؒ، حکم بن منذر عبدیؒ، راشد بن عمرو جدیدی عبدی ازدیؒ، زائدہ بن عمیر طائی کوفیؒ، زیاد بن حواری عمیؒ، ابن قیس زیاد بن رباح قیسی بصریؒ، سعد بن ہشام

Marfat.com

انصاریؒ، سعید بن اسلم بن زرعہ کلابیؒ، سعید بن کندیرؒ، شمر بن عطیہ اسدیؒ، عباد بن زیاد بن ابوسفیانؒ، عبدالرحمٰن بن ابوزید بیلمانیؒ، عبدالرحمٰن بن عباس ہاشمی قرشیؒ، عبدالرحمٰن سندھیؒ، عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کندیؒ، عمر بن عبید اللہ بن معمر قرشی تمیمیؒ، قطن بن مدرک کلابیؒ، قیس بن ثعلبہؒ، کرز بن ابی کرز عبدی حارثی کوفیؒ، کہمس بن حسن قیسی بصریؒ، مجاعہ بن سعر تمیمیؒ، ابوالیمان معلیٰ بن راشد نبال ہذلی بصریؒ، موسیٰ سیلانیؒ، موسیٰ بن یعقوب ثقفیؒ، مولاے اسلام دیبلیؒ، یزید بن ابوکبشہ سکسکی دمشقیؒ، یزید بن مفرع حمیریؒ،

دوسری صدی ہجری کے بزرگ یہ تھے:-

ابوعینیہ بن مہلب ازدیؒ، اسرائیل بن موسیٰ بصریؒ، اسمٰعیل بن ابراہیم قیقانیؒ، جنید بن عمرو عدوانی مکیؒ، حکم بن عوانہ بن عیاض کلبیؒ، ربیع بن صبیح سعدی بصریؒ، عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعیؒ، عبدالرحیم بن حماد ثقفی دیبلیؒ، عبداللہ بن محمد علویؒ، عطیہ بن سعد عوفیؒ، عمرو بن مسلم باہلیؒ، فتح بن عبداللہ سندھیؒ، محمد بن زید عبدیؒ، معاویہ بن قرہ مزنی بصریؒ، مکحول بن عبداللہ سندھی شامیؒ، نجیح (ابومعشر) بن عبدالرحمٰن سندھی مدنیؒ، یزید بن عبداللہ قرشی بیسری سندھی۔

بیسر کی جمع بیاسر ہے، ابتدائی دور میں جو مسلمان یہاں آباد ہوئے انہیں بیاسرہ کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

تیسری صدی ہجری کے یہ بزرگ تھے:-

ابوعلی سندھیؒ، (تصوف سے تعلق)، خلف بن سالمؒ، ایک گم نام عالم و شاعر (جس نے سندھی میں قرآن پاک کی تفسیر سنانے کی سعادت حاصل کی) شعیب بن محمد دیبلیؒ، عبداللہ بن جعفر منصوریؒ، محمد بن ابوالشواربؒ، محمد بن ابومعشرؒ، (جو نجیح بن عبدالرحمٰن سندھی کے صاحبزادے تھے)

چوتھی صدی ہجری کے بزرگ:

ابراہیم بن محمد دیبلیؒ، احمد بن عبداللہ دیبلیؒ، احمد بن محمد منصوریؒ، خلف بن محمد

دیبلیؒ، علی بن موسیٰ دیبلیؒ، محمد بن ابراہیم دیبلیؒ، محمد بن محمد دیبلیؒ، -

---

بھگوان داس ہندی نے تذکرہ سفینۂ ہندی ۱۲۱۹ھ میں لکھا تھا۔ جناب پروفیسر عطاء الرحمٰن عطا کاکوی نے پٹنہ سے اسے ۱۹۵۸ء میں شائع کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۸۷ میں حضرت میرزا مظہر جان جاناںؒ م ۱۱۹۵ء کے متعلق ہے:

والدش میرزا جان نام داشت، نظر بر آن پسر را جانِ جان نام نہاد بود بجانِ جاناں شہرت یافت۔ میرزا غلام علی مظہر بر تخلص مباحثہ کرد، من پیرم واین تخلص از ابتدا اختیار کردہ ام، شما نوجوان اید، تخلص من بگذارید، میرزا جواب گفت، این تخلص مرا مولوی معنویؒ عطا کردہ، آخر قرار یافت کہ در مثنوی مولوی معنویؒ فال بہ بینید، ہرچہ بر آید بر آن عمل کردہ آید، چنانچہ شاہ غلام علی، مثنوی رابطورِ فال بکشاد، این بیت بر آمد:

جانِ اوّل مظہر درگاہ شد
جانِ جان خود مظہر اللہ شد،

لچھمی نرائن شفیق نے بھی چمنستانِ شعراء میں رومیؔ کا یہ شعر حضرت مظہرؒ کے حالات میں نقل کیا ہے۔

آخر ہر دو صاحب، تخلص بحال داشتند......

اسی تذکرے میں حضرت میرزا مظہرؒ کے بعض شاگردوں کے نام آتے ہیں:

حمید بیگ اظہرؔ (صفحہ ۱۹)۔ محمد تقیہ دردمند (صفحہ ۷۷)

سنگم لعل عزت (صفحہ ۱۳۸)۔ شیخ غلام علی منشی (صفحہ ۲۱۳)

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہیدؒ۔ عاش حمیداً مات شہیداً ۱۱۹۵ھ

شاہ رؤف احمد صاحبؒ (م ۱۲۷۲ھ) نے ایک شعر میں شاہ غلام علیؒ کی ولادت اور

Marfat.com

وفات بیان فرمائی ہے:

تولید، مظاہری ممدِّ عمر

رحلت چہ؟ مظاہر کمال است

حضرت شاہ ابواحمدؒ، پیدائش مروج الشریعت ۱۲۶۰ھ، وفات ۱۳۴۲ھ،

شاہ رؤف احمدؒ کے صاحبزادے:

(۱) حضرت شاہ خطیب احمدؒ، وفات ھواذالمن المقربین، ۱۲۶۶ھ،

(۲) حضرت حبیب احمدؒ ۱۲۳۱ھ تا ۱۲۶۱ھ،

قطعۂ تاریخ وفات حضرت شاہ محمد یعقوبؒ صاحب،

اہلِ بھوپال کو تھی ذات تمہاری مرغوب

اپنے مرشد کے بھی بن کر رہے آخر مطلوب

چھوڑ کر ہم کو پئے صبر گئے خلدِ بریں

ہائے اے اہلِ خرد شاہ محمد یعقوب

۱۳۹۰ھ

از مولانا حلیم الدین صاحب، ۱۹ مئی ۱۹۸۱ء کو بھوپال میں انتقال ہوا۔

صحار عبدی نے سندھی اور مکرانی فوج کی ہزیمت دیکھی تھی۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہاں کے حالات اس طرح عرض کئے:

''امیر المؤمنین، وہاں پانی کی بے حد قلت ہے، وہاں کے لوگ ڈاکو ہیں۔ تھوڑی فوج جائے تو لوٹ لی جائے اور زیادہ جائے تو پیاسوں مر جائے۔''

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ''وہاں کے حالات بیان کر رہے ہو یا شاعری کرتے ہو''

دیکھیں تاریخ سندھ (ابو ظفر ندوی) صفحہ ۲۸، اعظم گڑھ ۱۹۴۷ء،

Marfat.com

(۱) وفات حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ "روز دوشنبہ نہم ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ"

(۲) وفات خواجہ محمد سعیدؒ۔ رفت قطبِ زماں سعیدِ ازل ۱۰۷۱ھ

(۳) وفات مولوی فرخ شاہ (پسر سوم)

سال قطبِ زمانِ فرخ شاہ
گفت ہاتف کہ آفتابِ حقیقت

۱۱۶۲ھ

دوسرا مصرعہ وزن سے گرا ہوا ہے۔ اگر وزن اور تاریخ دونوں کی رعایت کی جائے تو دوسرا مصرعہ اس طرح کیا جاسکتا ہے ۔

"گفت ہاتف کہ صاحب ذی شان"

(۴) شاہ محمد آفاقؒ:

چوں جناب شاہ آفاق از جہاں — کرد رحلت سوے جناتِ نعیم
گفت سالِ رحلتش خیر حزیں — خلدرا ماوائے؟ اوکن . اے کریم

۱۲۵۱ھ

(۶) محمد عبیداللہؒ مروج الشریعت معصومی، قطب عالم برفت از عالم ۱۰۸۳ھ (فرزند ثالث حضرت عروۃ الوثقیٰ)

(۷) شیخ محمد ہادی پسر محمد عبید اللہ معصومی، حیف رفت ہادی ۱۱۲۱ھ،

(۸) حضرت شیخ سیف الدینؒ، ہے ہے ستونِ دین افتاد ۱۰۹۶ھ،

(شیخ محمد اعظم پسر سیف الدینؒ نے شرح بخاری موسومہ فیض الباری لکھی تھی)

(۹) حضرت شیخ محمد صدیق پسر ششم شاہ محمد معصومؒ، معرفتِ زمان مرد ۱۱۳۱ھ،

(۱۰) حضرت محمد مرشد سعیدی، رضی اللہ عنہ ۱۱۱۷ھ،

(۱۱) شاہ صفی اللہ، "کندہ بر لوحِ دل صفی اللہ"، کلمہ لا الٰہ الا اللہ

(۱۲) شاہ عبدالباقی ابن شاہ صفی اللہ

سجع مُہر ایشاں:

بہار درگذرست و شتاب کن ساقی
زبوستان صفی ماند یک گلِ باقی

۱۵/ نومبر ۱۹۹۳ء کو پہلی بارش زور دار ہوئی، اس سال دو مرتبہ پھوار سی بارش پہلے ہوئی تھی۔

حیدر آباد میں فجر کی جماعت (مئی، جون اور) ۱۴ جولائی ۱۹۷۹ء تک ۵ بج کر ۱۰ منٹ پر ہوتی رہی اور عشاء، کی جماعت ۲۴ جولائی تک سوا نو بجے ہوتی رہی، پھر ۲۶ جولائی سے رمضان شروع ہوئے اور ۹ بجے عشاء کی جماعت ہوئی۔

۲۸ مئی کو ۲ بج کر ۱۸ منٹ پر دھوپ سے کعبہ کا صحیح رُخ معلوم ہو جاتا ہے۔

حیدرِ آباد میں امسال ۲/ اگست ۱۹۷۹ء کو پہلی بارش ہوئی۔ حیدر آباد میں ۱۵/ مئی ۸۰ء کو بارش ہوئی۔

حیدر آباد میں عشا کی جماعت یکم جنوری ۱۹۸۰ء تک ساڑھے ۷ بجے ہوتی رہی۔ دوسرے دن سے پونے آٹھ بجے شروع ہوئی اور فجر کی جماعت ساڑھے ٦ بجے ہوتی رہی۔

سورج گرہن چاند کی ۲۸ تاریخ کو ہوتا ہے اور چاند گرہن چاند کی چودھویں شب میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

جمعہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء کو میری داہنی آنکھ میں کچھ خرابی شروع ہوئی۔

۲۲ دسمبر کو سب سے چھوٹا دن اور ۲۲ جون کو سب سے بڑا دن ہوتا ہے۔

---

(۱) ریاست ٹونک کے متعلق ایک مفصل کتاب "تاریخ ٹونک" از حکیم سید اصغر علی آبرو ہے۔ یہ بڑے سائز کے ۸۷۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ مطبع ستارۂ ہند آگرہ میں ۱۳۱۹ھ - ۱۹۰۱ء میں چھپی ہے۔ اس میں رام پور، جاورہ اور بھوپال وغیرہ کے حالات بھی ہیں۔

(۲) دوسری کتاب امیر نامہ از سید سعید احمد ابن مولوی سید احمد علی سیماب ہے۔ یہ اوسط سائز کے ۵۹۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ مطبع محمدی۔ ٹونک سے ۱۲۹۴ھ میں شائع ہوئی۔

(۳) تاریخ روہیلہ از رستم علی بجنوری (قلمی)، اس کا ذکر رسالہ قومی زبان کراچی جون ۱۹۷۹ء میں ہے۔ والیِ ٹونک نواب امیر الدولہ محمد امیر خان کے بیٹے نواب محمد احمد علی خان رونق کا ایک اردو دیوان رونقِ سخن ۱۳۰۷ھ میں مطبع فاروقی، دہلی میں ۱۳۰۷ھ - ۱۸۹۰ء) چھپا تھا۔ اس کے آخر میں ظہیر دہلوی، داغ دہلوی، مجروح ، آگاہ، راقم وغیرہ شعراء کے قطعات تاریخ شامل ہیں۔

(۴) صولتِ شیر شاہی۔ ۱۳۵۲ھ (تاریخی نام) سرونج کے وکیل احمد مرتضٰی صاحب نے (تاریخی نام سے) علی گڑھ سے شائع کی تھی۔

ہمایوں: از آگرہ بہ سرہند۔ ۱۷ صفر ۹۴۷ھ

در لاہور رسید ودر۔ ا ربیع الاوّل ۹۴۷ھ

مقبرۂ بی بی تاج قیام کرد

راوی راعبور کرد۔ آخر جمادی الآخر ۹۴۷ھ

بطرف سند نہفت کرد۔ یکم رجب ۹۴۷ھ

بہ اُچ رسید۔ آخر شعبان ۹۴۷ھ

در حدود لوہری رسید۔ ۲۸ رمضان ۹۴۷ھ (۲۶ جنوری ۱۵۴۱ء)

از بکر بطرف سوستان روانہ شد۔ یکم جمادی الاوّل ۹۴۸ھ

در قصبۂ پاتر بہ حمیدہ بیگم نکاح کرد۔ دوشنبہ ۷ جمادی الاوّل ۹۴۸ھ (۲۹ر اگست ۱۵۴۱ء)

از پاتر بطرف لوہری کوچ کرد۔ ۱۱ جمادی الاوّل ۹۴۸ھ (۲ ستمبر ۱۵۴۱ء)

بہ لوہری رسید۔ ۴ ستمبر ۱۵۴۱ء

از لوہری بطرف سوستان کوچ کرد۔ ۲۲ ستمبر ۱۵۴۱ء

سیوستان را محاصرہ کرد۔ ۱۷ رجب ۹۴۸ھ۔ ۶ نومبر ۱۵۴۱ء

از سیوستان بطرف بکر روانہ شد۔ ۱۷ ذی قعدہ ۹۴۸ھ۔ ۴ مارچ ۱۵۴۲ء

از بکر بطرف اُچ روانہ شد۔ ۲۱ محرم ۹۴۹ھ۔ ۷ر مئی ۱۵۴۲ء

بطرف مالدیو کوچ کرد از اُچ۔ ۱۳ر ربیع الاوّل ۹۴۹ھ

در قلعہ دلاور (بہاول پور) رسید۔ ۱۴ ربیع الاوّل ۹۴۹ھ

دوازدہ کردہ دور از بیکانیر منزل کرد۔ ۱۷ ربیع الاوّل ۹۴۹ھ

بہ جیسلمیر رسید۔ یکم جمادی الاوّل ۹۴۹ھ

از جیسلمیر بہ عمر کوٹ رسید۔ ۱۰ جمادی الاوّل ۹۴۹ھ

از عمر کوٹ بہ طرفِ سند نہضت کرد۔ یکم رر جب ۹۴۹ھ (۱۱ر اکتوبر ۱۵۴۲ء)

بفاصلہ ۱۵ کوس از عمر کوٹ قیام کرد۔ ۴ر رجب ۹۴۹ھ

شاہزادہ اکبر تولد یافت۔ روز یکشنبہ ۵ر رجب ۹۴۹ھ۔ ۱۵ر اکتوبر ۱۵۴۲ء

حمیدہ بانو بیگم از عمر کوٹ روانہ شد۔ ۱۱ شعبان ۹۴۹ھ۔ ۱۸ نومبر ۱۹۴۲ء

حمیدہ بنو بیگم در جون رسید۔ ۲۰ شعبان ۹۴۹ھ (۲۶ نومبر ۱۵۴۲ء)

بیرم خان از گجرات بہ جون رسید۔ ۷ محرم ۹۵۰ھ

ہمایوں پل جون را عبور کرد۔ ۷ ربیع الآخر ۹۵۰ھ

از جون بہ طرف قندہار روانہ شد۔ ۹ ربیع الآخر ۹۵۰ھ

از مستونگ بطرفِ قندہار و ایران ۱۶ر رجب ۹۵۰ھ

پۓ تاریخ اوکاہی رقم کرد۔ "ہمایوں بادشاہ از بام افتاد" ۹۶۲ھ

Marfat.com

لیکن ایک عدد اس میں کم ہے، کیونکہ ۹۶۳ھ میں انتقال ہوا۔
اس طرح کر دیں: ہمایوں بادشاہ از بام او فتاد ۹۶۳ھ

برہانِ قاطع۔ محمد حسین المتخلص برہان بن خلف تبریزی نے ۱۰۶۲ھ میں یہ لغت لکھی۔
چو برہان از رہ توفیق یزدان۔ مرا ایں مجموعہ راگرید جامع
پئے اتمام تالیفش قضا گفت۔ کتاب نافع برہان قاطع، ۱۰۶۲ھ
برہانِ قاطع کے مقدمے میں شرح جامع عباسی کا نام ملتا ہے جو اُس کے معاصر محمد بن علی بن خاتون کی تالیف ہے۔ اُس کی فرمائش پر برہان نے حواشی جامع عباسی کو کتابی شکل میں ۱۰۵۴ھ میں مرتب کیا تھا۔

متکلم: A Scholastic

حسرت: Frustration

ریاضت: Austerity

تزکیہ: Sanctification

مباح: Permissible

تعویذ: Amulet

لطائف: Subtle insights

داخلیت یعنی علم محض داخلی چیز ہے
اور حقیقت کا خارجی یا معروضی معیار نہیں: Subjectivism

معروضیت یعنی خارجی اشیاء کا علم مقدم اور حقیقی ہے: Objectinsm

قدم: Eternty

حدوث: Calamities

Marfat.com

شیخ محمد صاحب

شیخ عبدالقدوس

(۱) شیخ عبدالغفور (۲) شیخ طیب (۳) سکینہ ☆

(۱) شیخ لعل محمد (۲) شیخ عبدالرحیم (۳) شیخ عبداللہ

شیخ چاند فاطمہ ☆ نصیبن نعیمہ

فضل احمد —— نور احمد

غلام حسین -- اکرام حسین -- محمد حسین

جبار احمد (المتوفی پنج شنبہ ۲۵ صفر ۱۴۰۷ھ (۳۰ / اکتوبر ۱۹۸۶ء)

مکرم حسین

☆ سکینہ میری پردادی تھیں اور فاطمہ میری دادی تھیں۔

شہاب الدین غوری، حضرت میر سید تاج الدین سمنانیؒ کا مُرید تھا اور اُس کا ولی عہد بھی اُن کا مرید تھا۔ میر تاج الدین سمنانیؒ اور اُن کے بھائی سید حسن سمنانی (دونوں) حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ (۷۱۴ھ تا ۷۸۶ھ) کے مرید تھے۔

یہ امیر کبیرؒ تحصیل مانسہرہ (ہزارہ) کے مقام پاخلی میں فوت ہوئے، لیکن ختلان یعنی موجودہ کولاب میں دفن ہوئے۔ اُن کے والد سید شہاب الدین امیر ہمدان تھے، اور ماموں رکن الدین علاؤالدولہ بیابانکی سمنانیؒ (م ۷۶۳ھ) تھے۔

آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند۔ اسپ طرب خویش بگردوں بجہاند

آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند۔ او نیز خرِ خویش بمنزل برساند

آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند۔ در جہلِ مرکب ابدالدہر بماند

Marfat.com

بعض لوگ اس طرح کہتے ہیں:

آنکس کہ نداند وبداند کہ نہ داند۔اسپ طلب خویش بمنزل برساند
آنکس کہ بداند ونہ اند کہ بداند۔ آں ہم خر کِ لنگ بمنزل برساند
آنکس کہ نداند وبداند کہ بداند۔ در جہلِ مرکب ابدالدھر بماند

کہا جاتا ہے کہ حضرت بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیران دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر عرض کیا:

اے دستگیر عالم دستم چناں بگیر
دستم چناں بگیر کہ گویند دستگیر

جواب ملا:

اے نقشبندِ عالم دستم چناں بگیر
نقشم چناں بگیر کہ گویند نقشبند

ناگ پور میں محلّہ تلسی باغ میں ایک مسجد (مسجد الف الدین کے نام سے) ہے۔ اُس کے دروازے پر ایک کتبہ ہے۔ اس میں یہ شعر ہے:

چہ خوش است از کلامِ آں قوم
"فادخلوا الباب سُجّداً مرقوم"

۲ ۱ ۲ ۱ ھ

مسجد کے اندر جو کتبہ ہے اُس پر کلمۂ طیبہ اور درود شریف ہے۔ تاریخ بھی تھی جو مٹ گئی ہے صرف ھ (ہجری) دکھائی دیتا ہے۔

مسجد کا سامنے کا بڑا دروازہ کالے پتھر کا بنا ہوا ہے۔

حضرت مجددِ الف ثانی قدس سرہٗ کے زمانے میں ۱۰۲۵ھ میں سخت طاعون پھیلا تھا۔

Marfat.com

۱۳۱۵ھ۔ ۱۸۹۸ء کے چار سال تک پھر سخت طاعون رہا۔ (مرآۃ الحقائق از برکت علی ص ۸۴)

پروفیسر ڈاکٹر متین الدین خان صاحب (شعبہ نباتیات۔ سندھ یونیورسٹی) کے ایک ماموں صاحب کے پاس ریاست ٹونک میں ایک تلوار ہے جو ایک کباڑی سے خریدی تھی۔ صاف کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ داراشکوہ (بن شاہجہان) کی ہے۔ اس تلوار کے دستے پر بیضوی شکل کی ایک مہر ہے جس کے اندر سنہری حرفوں میں یہ شعر کندہ ہے۔

این تیغ شاہزادہ دارا شکوہ نام
کارِ ہزار خصم بیک دم (کند) تمام

الاتقان از علامہ سیوطیؒ:

مَنْ تَکَلَّمَ فِی القرآنِ بِرَاْیِہٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ

جو شخص قرآن کریم کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہے وہ اگر صحیح بات بھی کہے تو اُس نے غلطی کی۔

مَنْ قَالَ فِی القرآنِ بغیرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

جو شخص قرآن کریم کے معاملے میں علم کے بغیر کوئی بات کہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

سر سید احمد خان نے اپنے مضمون "طبقات علوم الدین" میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے حوالے سے چوتھے درجے کی "کتب احادیث" میں یہ کتابیں لکھی ہیں:

کتاب الضعفاء لابن حبان، تصانیف الحاکم، کتاب الضعفاء للعقیلی، کتاب الکامل لابن عدی، تصانیف ابن مردویہ، تصانیف خطیب، تصانیف ابن شاہین، تفسیر ابن جریر، تصانیف فردوس دیلمی، تصانیف ابن نعیم، تصانیف جوزقانی، تصانیف ابن عساکر، تصانیف ابی الشیخ، تصانیف ابن نجار،

Marfat.com

سر سید یہ بھی لکھتے ہیں کہ:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ کتابیں نامعتمد ہیں۔ اور یہ کہ حضرت جلال الدین سیوطیؒ کے رسائل ونوادر کا مادہ بھی کتابیں ہیں اور اس قدر میں لکھتا ہوں کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی بھی تمام تصانیف انہی نامعتمد کتابوں پر مبنی ہیں۔

مخدوم محمد اسمٰعیل نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پریاں لوئی (سکھر کے قریب) میں ہے، وہاں قطعہ تاریخ یہ ہے:

چوزیں جارخت بست آن بازِ جبروت — تہی کرد آشیانِ قیدِ ناسوت
چو رفت آن رہنما فریاد برخاست — ز ذراتِ جہاں از ماہ تاحوت
کذا میں باز اسمٰعیل مخدومؒ — کہ میلش بود کلی سوے ہاہوت
وقوعِ رحلتِ آن قطبِ عالم — غریو افگند درسکانِ ملکوت
بہ ہشتم از ربیع الاوّل اورفت — بہ شنبہ چوں کہ باز آمد زخانوت
زتار بخش بمن ہاتف چنیں گفت — مقامِ روحِ پاکش جاے لاہوت

۴ ۷ ۱ ۱ ھ

مخدوم محمد اسمٰعیلؒ کے والد محمد جمال اللہؒ پھریاں لوئی میں دفن ہیں۔ وہ خلیفہ تھے حافظ حاجی محمد ایوبؒ کے جو علاقہ روپاہ (شکارپور) میں دفن ہیں۔ اُن کے پیر شیخ محمد سعدی لاہوریؒ تھے جو حضرت آدم بنوریؒ کے خلیفہ تھے۔

امام فخر الدین رازیؒ کے شاگرد احمد بن خلیل بن سعاد کو اَلْخُوَیّ (خُ وَ یّ) کہتے ہیں۔ ۶۳۷ھ میں وفات پائی۔

امام ابو محمد قاسم شاطبیؒ (م ۵۹۰ھ) نے اپنی کتاب التیسیر کو ۱۱۷۳ شعروں میں نظم کیا ہے۔

"حرز الامانی ووجہ التہانی فی القرآت السبع الشانی" نام کتاب کا ہے۔

امام نَوَوِیُ،

۵۸۳ھ میں روم فتح ہوا۔

علمائے صرف:

(۱) نویں صدی ہجری کے آغاز میں قاضی شہاب الدین دولت آبادی، جونپور منتقل ہوئے۔ اُن کی بیٹی سے شیخ نصیر الدین کی شادی ہوئی۔ اُن کے تین بیٹے ہوئے (۱) صفی الدین، (۲) فخر الدین اور (۳) رضی الدین۔ شیخ صفی الدینؒ نے دستور المبتدی لکھی۔ یہ اپنے بیٹے ابوالمکارم اسمٰعیل (م ۸۶۰ھ) کے لئے لکھی تھی۔ انہی کے بیٹے مشہور بزرگ شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ تھے۔

(۲) مولوی فخر الدین زرادی: آپ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کے مرید تھے۔ حج کے لئے گئے۔ واپسی پر بغداد میں علم حدیث کی تکمیل کی، لیکن وہاں سے جب ہندوستان آئے تو راستے میں جہاز غرق ہوگیا اور آپ شہید ہوئے۔ علم صرف میں آپ کی کتاب زرادی مشہور ہے۔

(۳) مولانا علاؤالدین فرنگی محلی: مولانا بحر العلوم جب بہار سے مدراس گئے تو آپ اُن کی خدمت میں علوم وفنون کی تحصیل کرتے رہے۔ مدراس میں ۱۰ر شوال ۱۲۴۲ھ کو انتقال کیا۔ شرح فصول اکبری آپ کی یادگار ہے۔

(۴) مفتی عنایت احمد کاکوری: آپ دیوہ (ضلع بارہ بنکی) کے تھے۔ دہلی اور علی گڑھ مین تعلیم حاصل کی۔ دہلی میں مولانا اسحٰق صاحبؒ سے تحصیل کی۔ علی گڑھ میں مولانا مفتی لطف اللہ آپ ہی کے شاگرد تھے۔ پھر آپ بریلی چلے گئے۔ ۱۸۵۷ء میں آپ کو بغاوت کے الزام میں جزیرہ انڈومان بھیج دیا گیا۔ وہیں آپ نے علم صرف میں علم الصیغہ لکھی۔ سیرت میں تاریخ حبیب اللہ لکھی اور جغرافیہ میں تقویم البلدان کا ترجمہ ایک انگریز کی فرمائش پر ۱۲۷۷ھ میں کیا۔ ۱۲۷۹ھ میں حج کے راستے میں جدہ کے قریب جہاز کے غرق ہو جانے سے شہید ہوئے۔

علمائے نحو:

(۱) علامہ جاراللہ زمخشری: آپ خوارزم کے شہر زمخشر میں ۲۷ر رجب ۴۶۷ھ کو

Marfat.com

پیدا ہوئے۔ بغداد، بخارا میں علوم حاصل کئے۔ بہت سی کتابیں لکھیں ہیں۔ تفسیر کشاف بہت مشہور ہے۔ المفصل فی النحو (کافیہ ابن حاجب اسی سے ماخوذ ہے)۔ تیس ۳۰ کتابیں ہیں۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ تفسیر میں آپ بعض مقامات پر تفسیر بالرای کرتے ہیں اور اعتقاد کے لحاظ سے معتزلی ہیں۔ عرفہ کی رات شہر جرجانیہ (خوارزم) میں ۵۳۸ھ میں وفات پائی۔

(۲) علامہ شیخ عبدالقاہر جرجانی (صاحب مائۃ عامل)، ۴۷۴ھ یا ۵۰۲ھ میں وفات پائی۔

(۳) علامہ ابن حاجب (صاحب کافیہ)۔ امام جمال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف ابن حاجب (المتوفی ۶۲۰ھ) نحو میں کافیہ اور صرف میں شافیہ بہت مشہور ہیں۔ بہت لوگوں نے ان کی شرحیں لکھی ہیں۔

(۴) امام عبداللہ المعروف ابن عقیل (شارح الفیہ)۔ المتوفی ۷۹۹ھ) الفیہ ابن مالک الجیانی کی آپ نے شرح لکھی۔

(۵) علامہ سید شریف جرجانی (صاحب نحو میر)۔ المتوفی ۸۱۶ھ امیر تیمور کے دربار کے بہترین علماء میں سے تھے۔

(۶) شیخ سراج الدین بن عثمان اودی (صاحب ہدایۃ النحو)

(۷) مولانا عبدالرحمٰن جامی (شارح کافیہ) عبدالرحمٰن بن احمد بن عمر المعروف نورالدین جامی (المتوفی ۸۹۸ھ) صوبہ خراسان کی ولایت جام میں ۸۱۷ھ میں پیدا ہوئے۔ اپ کے والد نظام الدین دشتی اور دادا شمس الدین دشتی تھے، (اصفہان میں دشت ایک محلہ ہے)۔ شیخ الاسلام احمد جامیؒ (م ۵۳۶ھ) سے عقیدت کی وجہ سے اور جام میں پیدا ہونے کی وجہ سے مولانا عبدالرحمٰن نے جامی تخلص اختیار کیا۔ خود کہتے ہیں:

مولدم جام و رشحہ قلمم ۔ جرعۂ جامِ شیخ الاسلامیست
لاجرم در جریدۂ اشعار بدو معنی تخلصم جامیست

آپ کی بہت سی کتابیں معروف ہیں۔

(۸) مولانا عبدالغفوری لاری۔ (صاحبِ حاشیہ برفوائد ضیائیہ) آپ مولانا

Marfat.com

عبدالرحمٰن جامیؒ کے خاص شاگرد تھے۔ آپ کی تعریف میں مولانا جامی اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

آنجا کہ فہم و دانش مرغے بود شکاری
بازے ست تیز رفتار عبدالغفور لاری

مولانا عبدالغفورؒ نے فوائد ضیائیہ، شرح ملا جامی، نفحات الانس کے حواشی لکھے۔ شرحِ ملا جامی صرف مفردات تک لکھنے پائے تھے کہ انتقال ہوگیا۔ پھر مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ نے اس کا تکملہ اس انداز سے لکھا ہے کہ مولانا عبدالغفور کے حاشیے سے بالکل ملا دیا ہے۔ مولانا عبدالغفور نے ۵ر شعبان یک شنبہ ۹۱۲ھ کو وفات پائی۔

(۹) مولانا حسین بن عبداللہ توقانی (صاحبِ شرح مائۃ عامل) آپ کا لقب حسام الدین تھا۔ ابن المدارس کے نام سے مشہور ہوئے۔ ۹۲۶ھ میں قسطنطنیہ میں وفات پائی۔

(۱۰) شمس العلماء مولانا عبدالحق خیر آبادی (صاحبِ تسہیل الکافیہ)

مولانا ۱۲۴۴ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں اپنے والد سے تعلیم حاصل کی۔ ۱۲۷۴ھ۔ ۱۸۵۷ء میں والد صاحب (مولانا فضلِ حق) کی گرفتاری اور جزیرہ انڈمان کی سزا پر جانے کے بعد کچھ عرصہ تک خیر آباد میں رہے۔ پھر ٹونک چلے گئے۔ دو سال کے بعد گورنمنٹ نے مدرسۂ عالیہ کلکتہ کے لئے آپ کی خدمات حاصل کیں۔ لیکن وہاں صحت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے نواب کلب علی خان کے اصرار پر رام پور چلے گئے۔ ۱۲۸۱ھ سے ۱۳۰۰ھ تک وہیں رہے۔ پھر نواب صاحب کے انتقال کے بعد واپس خیر آباد آگئے۔ کچھ عرصے کے بعد نظام حیدر آباد نے بلا بھیجا اور وثیقہ جاری کر دیا۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد وطن واپس آ گئے، پھر تین سال کے بعد نواب حامد علی خان نے رام پور بلوایا۔ وہاں ایک سال رہے۔ لیکن استقا اور ورم جگر کی وجہ سے پھر واپس خیر آباد آگئے اور ۱۳۱۶ھ میں وفات پائی۔ آپ نے تسہیل الکافیہ (شرحِ کافیہ ابن حاجب) اور متعدد کتابیں لکھیں۔

Marfat.com

علمائے بلاغت:

(۱) علامہ یعقوب یوسف سکاکیؒ خوارزمی (صاحب مفتاح العلوم)، ۵۵۵ھ تا ۶۲۶ھ،

(۲) علامہ قزوینی خطیبؒ دمشق۔ (صاحبِ تلخیص المفتاح) المتوفی ۷۳۹ھ،

(۳) علامہ سعد الدین تفتازانیؒ۔ (صاحبِ مطولؒ)۔ ۷۲۲ھ۔ ۷۹۳ھ

(۴) علامہ حسن چلپی (محشی مطول)، ۸۴۰ھ۔ ۸۸۶ھ، روم (ترک) میں

(۵) علامہ نور الدین احمد آبادی (محشی مطول) المتوفی ۱۱۵۵ھ

علمائے کلام:

(۱) علامہ نجم الدین عمر النسفیؒ (صاحبِ عقائد) ۶۰۰ھ۔ ۶۸۶ھ

(۲) قاضی عضد الدین ایجی (شیراز کے قریب ایج مقام ہے)

اورنگ زیب عالمگیرؒ کے اساتذہ:

(۱) مولانا عبد اللطیف سلطان پوری۔ المتوفی ۱۰۳۶ھ

(۲) میر محمد ہاشم گیلانی۔ (انہوں نے تفسیر بیضاوی پر ایک حاشیہ لکھا تھا)

(۳) علامہ نواب سعد اللہ خان۔ ۱۰ر صفر ۱۰۰۰ھ کو پترا (چنیوٹ کے قریب) پیدا ہوئے۔ شاہجہاں کے وزیر تھے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں۔

(۴) مُلّا موہن بہاری۔ ۸۴ر سال کی عمر میں ۱۰۶۸ھ میں وفات پائی۔

(۵) مولانا سید محمد قنوجی۔ ۱۱۰۱ھ میں وفات پائی۔ ریاضی اور ادبیات کے ماہر تھے۔ حاشیۂ مطول بھی لکھا۔

(۶) شیخ احمد "مُلّا جیون"۔ ۱۱۳۰ھ میں دہلی میں وفات پائی۔

(۷) سید علی خان الحسینی "جواہر رقم" فن خطاطی میں اورنگ زیبؒ کے اُستاد تھے۔ ۱۰۹۷ھ میں وفات پائی۔

(۸) مُلّا محمد صالح۔ ۱۰۶۱ھ میں وفات پائی۔ فنِ کتابت میں غالباً یہ بھی اورنگ زیب کے استاد تھے۔

(۹) دانشمند خان اور

(۱۰) عبدالقوی بھی اورنگ زیب کے اُستاد تھے۔

آنانکہ بفارسی سخن می رانند   در معرضِ دال، ذال رانشانند
ماقبلِ وے ار ساکن جزو اے بود   دال است وگرنہ ذال معجم خوانند

یعنی کلماتِ فارسی میں. ذال اوّل میں نہیں آتی، آخر میں آتی ہے اور دال مہملہ سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ جیسے استاذ سے استاد۔ کاغذ سے کاغد،

واجد علی شاہ سہ سشنبہ ۱۰ر ذی قعدہ ۱۲۳۸ھ (۲۱ جولائی ۱۸۲۳ء) کو پیدا ہوئے۔ اپنے والد امجد علی شاہ کے انتقال پر شنبہ ۲۶ر صفر ۱۲۶۳ھ (۱۲ فروری ۱۸۴۷ء) کو تخت نشین ہوئے۔ ۲۹ر جمادی الاولیٰ ۱۲۷۲ھ ۷ فروری ۱۸۵۶ء) کو معزول کئے گئے تو مٹیا برج کلکتہ میں قیام کیا اور وہیں ۲ محرم ۱۳۰۵ھ (۲۱ر ستمبر ۱۸۸۷ء) کو انتقال کیا۔

راقم الحروف جب کنگ ایڈورڈ کالج امراؤتی (برار) میں پڑھاتا تھا تو وہاں سنسکرت کے اُستاد ایس جی سول وار تھے۔ اُن سے ایک دن میں نے پوچھا کہ: "آپ کے یہاں کوئی کتاب "کل کی پران" ہے؟ اُس میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے کہ سنبل دیپ (عرب) میں ایک اوتار (پیغمبر) پیدا ہوگا جس کے والد کا نام وشنو داس (عبداللہ) ہوگا، ماں کا نام سومتی (آمنہ) ہوگا۔ ایک کھوہ (غار) میں تپشیا (عبادت) کرے گا۔ ایک سوداگرنی (خدیجہ) سے شادی کا پیام بھیجے گا۔" پنڈت جی کہنے لگے کہ ہاں اس کتاب میں ایسا ہی لکھا تھا لیکن اب نکال دیا گیا ہے۔

پنڈت جی کو اردو سے پرہیز تھا، لیکن اردو کو ہندی سمجھ کر بولتے تھے۔ اور کبھی کبھی جعفر علی ذکی کا یہ شعر بہت شوق سے پڑھتے تھے:

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو   سوزنِ تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے

Marfat.com

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق

ہندوؤں کی کتابوں میں پیش گوئی

ہندوؤں کی مقدس کتابیں چار ہیں۔ (۱) رِگ وید، (۲) اَتھروید، (۳) یجُروید، (۴) سام وید۔ رِگ وید سب سے قدیم سمجھی جاتی ہے۔ ان سب کا زمانہ ایک ہزار قبل مسیح سمجھا جاتا ہے۔

(۱) رِگ وید میں ہے: (رگ وید۔ منترہ سوتر ۳۸)

"رحمت کا لقب پانے والا، تعریف کیا گیا، دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ آئے گا"
(رحمۃ للعالمین ﷺ) (محمد ﷺ) (دس ہزار صحابہؓ جو فتح مکہ کے وقت ساتھ تھے۔)

(۲) اَتھروید (باب ۲۰):

"اے بھگتو۔ اس کو غور سے سنو۔ تعریف کیا گیا۔ تعریف کیا جانے والا، مہامہے، مہارشی۔ ساٹھ ہزار نوے لوگوں کے درمیان آئے گا۔"
(محمدؐ) (محمدؐ)
(اُس وقت مکہ معظمہ کی آبادی تھی)

(۳) اَتھروید (باب ۲۰):

"وہ بیس بیس نر ومادہ اونٹوں پر سواری کریں گے۔ اُن کی تعریف جنت تک ہوگی۔ اس مہارشی کے ایک سو سونے کے زیورات ہوں گے۔" (محمد ﷺ)
(حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس بیس یعنی چالیس نر ومادہ اونٹوں پر سواری کی ہوئی، ایک سو سونے کے زیورات سے مراد حبشہ کو ہجرت کرنے والے ایک سو صحابہؓ ہیں)

(۴) اَتھروید (باب ۲۰):

"دس موتیوں کے ہار، تین سو عربی گھوڑے۔ دس ہزار گائیں اُن کے یہاں ہوں گی"
عشرۂ مبشرہؓ تین سو تیرہ اصحابؓ بدر فتح مکہ کے وقت صحابہؓ

Marfat.com

ویدوں کے بعد کے بعد ہندوؤں کے یہاں پرُان مقدس کتابیں ہیں جو مہارِشی ویاس کے تصنیف کردہ کہے جاتے ہیں۔ ان میں ایک بھوشیا پران یعنی پیشین گوئیوں کی کتاب ہے۔ اس میں (باب ۳۔ اشلوک ۳، سوتر ۵ تا ۸) میں لکھا ہے:

"ایک دوسرے ملک میں ایک آچاریہ اپنے اصحاب کے ساتھ آئیں گے۔

(عابد)

اُن کا نام محامد ہوگا۔ وہ صحرا کے علاقے سے آئیں گے۔"

(محمدؐ)

"وہ مختون ہوں گے۔ اُن کے جٹا نہیں ہوگی۔ وہ ڈاڑھی رکھے ہوں گے۔ وہ گوشت کھائیں گے۔ وہ اپنی دعوت کو زوردار طریقے سے پیش کریں گے۔ وہ اپنی دعوت کے ماننے والوں کو موسلائی نام سے پکاریں گے۔"

مسلمان

تامل زبان کے اخبار نیروتم کے مدیر اڈیار صاحب نے اس اخبار میں مذکورہ بالا پیش گوئیاں لکھی ہیں جن کا اردو ترجمہ "اسلام سے مجھے عشق ہے" کے نام سے مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی نے شائع کیا ہے۔

چاند پر اذان کی آواز

نیل آرمسٹرانگ نے اسلام قبول کرلیا۔ (اخبار روزنامہ جسارت کراچی، جمعہ ۱۱ فروری ۱۹۸۳ء)

چاند پر قدم رکھنے والے پہلے انسان نیل آرم اسٹرانگ جونہی چاند پر پہنچے تو انہوں نے وہاں اذان کی آواز سنی۔ اس حیرتناک تجربہ کے بعد وہ مسلمان ہوگئے۔ ممتاز امریکی خلاباز نیل آرم اسٹرانگ کے اسلام قبول کرنے کا انکشاف متحدہ عرب امارات کے اخبار گلف نیوز نے ملائشیا کے روزنامہ اسٹار کے حوالے سے اپنی ایک رپورٹ میں کیا ہے، روزنامہ اسٹار نے نیل آرم اسٹرنگ کے اسلام قبول کرنے کا سبب یہ بتایا ہے کہ انہوں نے چاند پر اترنے کے بعد وہاں اذان کی آواز سنی تھی چاند کی سرزمین پر ہونے والے اس عجیب و غریب تجربے نے

Marfat.com

اس شہرۂ آفاق خلانورد کی کایا پلٹ دی۔ نیل آرم اسٹرانگ نے بتایا کہ جب میں چاند پر اترا تو میں نے وہاں ایک عجیب وغریب آواز سنی، جب پہلی بار یہ آواز کانوں سے ٹکرائی تو میں یہ سمجھا کہ یہ محض سماعت کا دھوکہ ہے لیکن بعد ازاں انہیں یہ احساس ہوا کہ یہ آواز دھوکہ نہیں بلکہ حقیقت میں کہیں سے آرہی ہے۔ زمین پر آنے کے بعد آرم اسٹرانگ کو اپنے چاند کے سفر کے بارے میں لیکچرز دینے کے لئے دنیا کے مختلف ممالک میں بھیجا گیا۔ جن میں سے ایک جگہ قاہرہ بھی دی تھی جہاں انہوں نے دوبارہ وہی آواز سنی جس پر انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ آواز کیسی ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ اذان ہے جو مساجد میں عبادت کے لئے مسلمانوں کو بلانے کی غرض سے دی جاتی ہے۔ جس پر نیل آرم اسرانگ نے کہا کہ یہ تو بالکل ویسے ہی الفاظ ہیں جو انہوں نے چاند پر سنے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

دارشکوہ نے سفینۃ الاولیاء میں مخدوم عبدالقادرؒ (م ۹۴۰ھ) کے والد شیخ محمدؒ کا سلسلۂ نسب اس طرح لکھا ہے:

شیخ محمد بن شاہ میر بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صفی الدین بن سید سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت عبدالقادر جیلانی (رحمھم اللہ تعالیٰ)۔

ایک تجربہ: ایک دن مغرب کے بعد صحن میں ایک بلی لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔ میں سمجھا کہ اُس کو کوئی تکلیف ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ ایک چھپکلی اُس کے پیروں کے نیچے آگئی۔ بلی اُسے لے گئی۔ گویا چھپکلی کو پکڑنے کی یہ ترکیب تھی۔ دوبارہ پھر اسی طرح کئی دن کے بعد دیکھا۔

Frayers ------ heart attacks

London, 1- May 1982, Heart attacks can be prevented, high blood pressure dramatically reduced to normal level and maintained and severe pain cancer

can be controlled by saying prayers.

This was disclosed by Prof. Herbert Benson, an Associate Professor at Harvard Medical School in the United States, addressing a conference in London on "New directions in health".

Prof Benson who has been teaching relaxation technique, including prayer, to patients at risk of heart disease at Beth Israel Hospital, Boston, for more than ten years, told his astonished audience that transcendental meditation, a technique based on Hindu traditions, for relaxing and refreshing the mind and body through the sillent repeatition of a mantra or ashlok from the sacred Hindu book The Upanishad, or Zikr, vird or vazifa, practised by some section of Muslims by repeating a verse from the Holy Quran, the Holy book of the Muslims, has been used for centuries by mystics and saints.

"I have not discovered something new". Prof Benson said, "The technique has been in the use throughout the world by the Christians, Muslims and the Hindus and others for thousands of years".

Marfat.com

The technique, which involves repeating a sound or phrase in comfortable and quiet surroundings, say for 20 minutes, once in the morning and again in the evening before the meals, but not just before sleeping, reduce excessive amounts of the hormone noradrenaline, which is produced under stress Prof Benson told the conference.

Where patients have a religuous background, he sugested that they repeat a familiar prayer of their religion.

(Noradrenaline is a hormone secreted by the adrenal medulla, increasing blood pressure and heart beat rate, and by the ending of sympathetic nerves, where it acts as a transmitter of impluses).

Prof Benson`s tehnique works for people with high blood pressure. It is also used for headaches and anxiety, and in severe pain, specially from cancer.

The Professor emphasised that it is the oft-repeated "mindless prayer" that has the benefieial effect.

Marfat.com

جرمنی کے دارالحکومت بون کے نواح میں واقع ایک جنگل میں درختوں کے ایک حصہ کی جڑیں اس طرح ہیں کہ ان کو دیکھنے سے لا الہ الا اللہ لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

جسم انسانی ربانی صداقت کی شہادت دیتا ہے

سید زاہد حسین صاحب نے کراچی سے میڈیکل نیوز ۱۵۔ ۳۱ جنوری ۱۹۹۱ء کا ایک تراشہ اور اس کا ترجمہ ارسال کیا جسے ہم ان کے شکریے کے ساتھ یہاں شائع کر رہے ہیں:

ہر انسان کے پھیپھڑوں میں سانس کی نالیاں مل کر ایک نقش بناتی ہیں۔ یہ نقش سعودی عرب میں کمپیوٹر سے انتہائی صحت اور درستی کے ساتھ اخذ کیا گیا ہے۔ یہ ہوائی نالیاں عربی زبان میں اسلام کے بنیادی رکن کلمہ طیبہ کے الفاظ کی شکل میں منقسم ہیں۔ جس سے توحید اور رسالت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و توثیق ہوتی ہے۔ یہ مل کر اس طرح سے پڑھی جاتی ہیں:

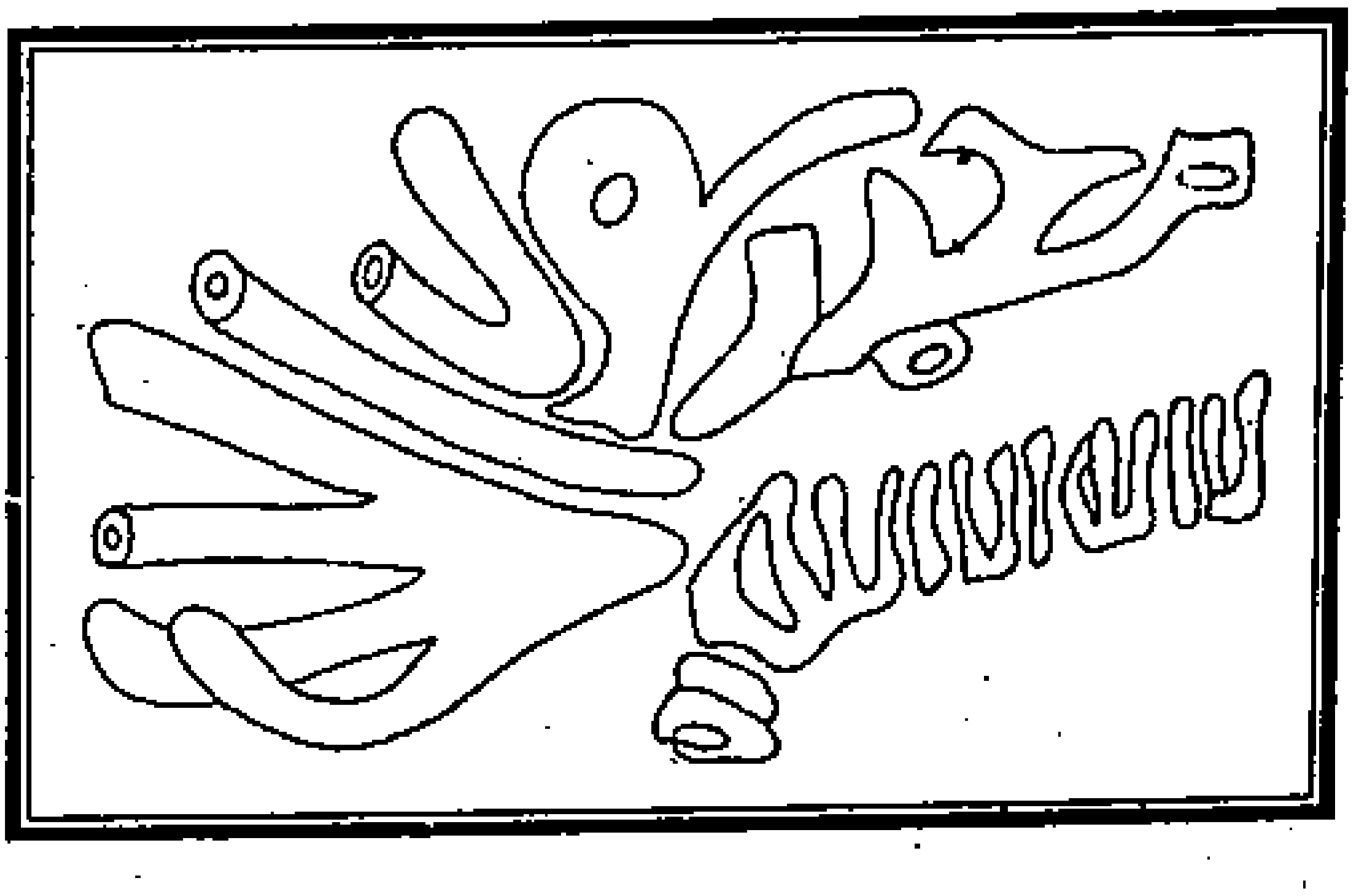

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)۔

(بشکریہ میڈیکل نیوز، کراچی ۱۵۔۳۱ جنوری ۱۹۹۱ء) (جدہ طلال عطیہ)

دو مرتبہ لحد کی زمین مل گئی، تیسری مرتبہ سانپ اور بچھو نکل آئے

چند روز قبل پیر ودھائی راولپنڈی کے قدیم قبرستان میں رونما ہونے والے ایک عبرت انگیز اور ناقابل یقین واقعہ نے ایک میت کی تدفین کے لئے آنے والے سیکڑوں افراد پر رقت طاری کردی۔ تفصیلات کے مطابق ایک شخص کی میت کو جونہی قبر میں اتارا گیا لحد کی جگہ والی زمین یوں آپس میں مل گئی جیسے اسے کھودا ہی نہیں گیا تھا۔ وہاں موجود ایک عالم دین کی ہدایت پر دوسری قبر کھودی گئی مگر پھر ویسے ہی ہوا اس پر تمام لوگوں نے استغفار کا ورد شروع کر دیا۔ مولوی صاحب کی ہدایت پر دوبارہ لحد کو کھودنے کی کوشش کی گئی تو اس جگہ سے سانپ بچھو اور مختلف اقسام کے کیڑے مکوڑے یوں نکلے جیسے کسی چشمے سے پانی ابلتا ہے۔ مولوی صاحب کی ہدایت پر میت کو قبر میں اتار دیا گیا، میت کے قبر میں رکھتے ہی ایک سانپ کمر کے نیچے سے کندھوں کے اوپر سے اور دوسرا سانپ پاؤں کے نیچے سے ہوتا ہوا اوپر آیا اور دونوں سانپ آپس میں مل گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے میت دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی جیسے اسے آرے سے چیر دیا گیا ہو۔ یہ منظر دیکھتے ہی میت کے ہمراہ آنے والے سیکڑوں لوگوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔

(۲۳ر نومبر ۱۹۹۹ء، راولپنڈی، جنگ رپورٹ)

بھنبھور (دیبل) میں ایک کتبہ ۱۰۹ھ کا اور دوسرا ۲۹۴ھ کا ہے۔ ان دونوں سالوں کے درمیان مسلسل آبادی رہی ہو گی۔ پھر زلزلہ آیا ہو گا۔

محمد اسحٰق بھٹی نے فقہائے ہند کی جلد اوّل میں سو سے زائد صحابہ کرامؓ کا ذکر کیا ہے جو سندھ اور ہند میں تشریف لائے۔

مولانا اطہر مبارکپوری نے رجال السند والہند میں ایک سو سے زائد سندھی علماء کا ذکر کیا ہے جو ساتویں صدی ہجری تک ہوئے ہیں۔

مسلمانوں کی مادری زبان عربی ہے۔

Indus سے Industry Industrious وغیرہ پر آپ نے کبھی غور کیا۔

Diligent = Hardworking

حضرت مجددؒ کے قدیم ترین مرید حضرت موسیٰ اور شیخ اسحٰق سیجونیؒ تھے۔ دراصل دریائے سندھ کو شمالی علاقوں والے سیجون کہتے تھے۔ جیسے سنائی نے کہا ہے (حدیقہ)

تابدید آتشِ سناں سیجون

ہم برآں آب نیست آب اکنوں

قزوینی کی زین الاخبار اور مؤید الفضلاء میں بھی دریائے سندھ کو سیجون کہا ہے۔

شاہجہاں بھی حضرت مجددؒ کے مرید تھے اور اورنگ زیب حضرت خواجہ معصومؒ کے مرید تھے۔

ٹھٹھہ کے شیخ آدم (آدو) شیخ آنس، سید فتح محمد، ابوالحسن، تازگی، شیخ عنایت یہ سب حضرت خواجہ سیف الدینؒ کے مرید تھے۔ خلیفہ حافظ عبدالرؤف تھے۔

ٹھٹھہ میں سات حافظوں کے مزارات ساتھ ساتھ ہیں۔

ابوالقاسم، شیخ آدمؒ سے پھر حضرت خواجہ سیف الدینؒ سے بھی بیعت ہوئے۔

پھر شاہ صدر شاہ شجاع، فقیر اللہ علویؒ، محمد راشد علیہ الرحمہ، محمود قریہ کنور خان والے گل محمد ہالائی، اسمٰعیل بن جمال اللہ، ابوالحسن داہری، لواری شریف، میر پور خاص، قاضی احمد، قبہ شریف ملاقات یار، سامارو،

خواجہ عبدالرحمٰنؒ ان کے صاحبزادے آقا محمد حسین جان وغیرہ شاعر بھی ہوئے ہیں۔ مؤخرالذکر کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔

Marfat.com

رخ گلابے عجبیے زلف نقابے عجبیے آفتابے عجبیے زیر سحابے عجبیے
بے تو چوں ماہی بے آب بہ گلشن ماراست اضطر ابے عجبیے رنج و عتابے عجبیے
ز آتش روے تو چوں زلف پریشاں دارم انقلابے عجبیے عقدہ و تابے عجبیے
ہست ابروے تو کلکِ ازل از نقطہ خال انتخابے عجبیے کردہ زبابے عجبیے
دل دیوانہ ما از نگہ مستِ توشد از شرابے عجبیے مست وخرابے عجبیے

آقا محمد حسین جان کے صاحبزادے آقا محمد اسمٰعیل خان قوم کے سرگرم رہبر تھے۔ روشن تخلص تھا۔(۱۹۲۶ء میں)

بیاسوے مدینہ تا بیابی صد قرار ایں جا
گل ایں جا، سبزہ ایں جا، گلشن این جا، جسم زار ایں جا
چہ خوش باشد کہ سازم فرش راہِ سید الکونینؐ
دل ایں جا، دیدہ ایں جا، سینہ ایں جا، جسم زار ایں جا

گجو کے ابو ترابؒ ۱۷۱ھ (۷۸۸ نہیں)
گجو سے لے کر ٹھٹھہ تک بکثرت تابعینؒ آرام فرما ہیں۔

سندھ پہلے ملتان تک تھا۔ سہروردی اور قادری سلسلے تھے۔ پھر حضرت مجددؒ سے نقشبندی سلسلے کو فروغ ہوا۔ شاہجہانؒ حضرت کا مرید تھا۔ اورنگ زیب حضرت خواجہ محمد معصومؒ کا انہی سے مخدوم آدمؒ، لواری شریف۔ پیر پگارو حضرت سید۔

مولانا جلبانی، مراد علی بلوچ، ڈاکٹر محمد علی قاضی، محمد حسین ترک مع اہلیہ، جکرانی مرحوم، تھیبو صاحب کے اعزاء، رضا محمد بھٹو، محمد حسین بھٹو، غلام محمد ہالیپوتہ، لاشاری صاحب، حاجی ابراہیم، عبدالستار صاحب محلے والے اور پڑوسیوں اور جماعت والوں کے حضرات۔

Marfat.com

دنیا کے واحد ڈائنا ثور کی دریافت

۸۰ فٹ طویل القامت ڈائنا ثور نے ایک سائنسدان کو زندہ نگل لیا

امریکی اور برطانوی سائنسدانوں نے برازیل کے جنگل سے ۸۰ فٹ طویل القامت ایک ڈائنا ثور پکڑا ہے جس نے شکاگو سے تعلق رکھنے والے ایک سائنسدان رچرڈ میرز کو زندہ ہڑپ کر لیا تھا اور جسے زمانہ قدیم کی اس مخلوق کے ساتھ انسان کا پہلا معرکہ تصور کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر جو نیتھن گالٹ کہتے ہیں کہ ۲۰ ٹن وزنی اس ڈائنا ثور کو مارنے یا رہا کرنے سے قبل اسے سخت حفاظت میں رکھا جائے گا، تاکہ سائنسدان اس کے خون اور ریشوں کا بغور مشاہدہ کر سکیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ ڈائنا ثور کہاں سے آیا ہے۔ ڈاکٹر گالٹ کے مطابق فی الحال یہ ڈائنا ثور مکمل طور پر آرام کر رہا ہے۔ لیکن ہم اسے ہمیشہ کے لئے اپنی حفاظت میں نہیں رکھ سکتے۔ ان کا اندازہ ہے کہ وہ اسے زیادہ سے زیادہ تین ہفتوں تک مزید اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت تک ہم یہ طے کریں گے کہ ڈائنا ثور کو چھوڑ دیا جائے تاکہ اس کی نقل و حرکت کا مشاہدہ کیا جا سکے یا پھر اسے ریسرچ کے نام پر مار ڈالا جائے۔ بہت سے ماہرین نے ڈاکٹر گالٹ پر تنقید کی ہے کہ وہ اپنا نام پیدا کرنے کے لئے ڈائنا ثور کو مارنا چاہتے ہیں۔

Marfat.com

لیکن ڈاکٹر گالٹ کا کہنا ہے کہ خوش قسمتی سے دنیا کا یہ واحد ڈائنا ثور ان کے ہاتھ لگا ہے اور وہ اپنی ٹیم کے ساتھ اس پر تجربات کر کے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور اس نے اب تک اپنی بقاء کیسے قائم رکھی ہے کیونکہ برازیل کے جنگلوں میں اس سے قبل جس عفریت کے پاؤں کے نشانات ملتے تھے۔ سائنسدانوں کے خیال میں یہ ۶۵ ملین سال قبل کے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ برازیل کے جنگلوں میں ایک دریا کے کنارے یہ ڈائنا ثور جب پانی پینے کے لئے آیا تو ہمارے فوٹو گرافروں نے اس کی تصویریں اتارنی شروع کر دیں۔ البتہ ڈاکٹر میرز اس کے مشاہدے کے لئے اس کی بہت قریب چلے گئے میں نے چیخ کر اس سے دور رہنے کے لئے کہا لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ ڈائنا ثور نے فوراً انہیں. ہڑپ کر لیا۔ دوسرے روز ہم نے ڈائنا ثور پکڑنے کے لئے ایک جال بچھایا۔ ایک زندہ بکری کو تھیلے میں بند کر کے ہم نے تھیلے میں ہی بعض ایسی دوائیں ڈال دیں جس سے کھانے والے کو فوراً غنودگی آ جاتی ہے۔ چنانچہ ڈائنا ثور یہ تھیلا نگلنے کے چند گھنٹوں بعد بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اور ہم اسے گھسیٹتے ہوئے اپنی تجربہ گاہ میں لے آئے۔ ڈاکٹر گالٹ کا کہنا ہے کہ ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہ ڈائنا ثور چند ہفتوں سے زیادہ قید میں نہیں رہ سکتا۔ اور ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور وہ اب تک زمین پر کیسے زندہ ہے کیونکہ ہمارا ہمیشہ سے یہ پختہ یقین رہا ہے کہ ڈائنا ثور کی نسل ۶۵ ملین سال قبل ختم ہو چکی ہے۔ (روزنامہ قومی اخبار کراچی)

بغداد میں اصحابِ رسول ﷺ کی کرامات

ایمان افروز واقعہ کی نادر تصویر

(ہفت روزہ تکبیر کراچی، ۷ رنومبر ۱۹۹۱ء) اصحاب رسول ﷺ حضرت جابر بن عبداللہؓ اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کا پچاس ساٹھ سال قبل پیش آنے والا یہ ایمان افروز واقعہ شائع ہوا تھا کہ عراق کے مفتی اعظم اور اس وقت کے سربراہ سلطنت شاہ فیصل نے بیک وقت اور متواتر یہ خواب دیکھا کہ یہ دونوں صحابہؓ ان سے اپنے مزارات میں دریا کے پانی کی

آمد کی شکایت کر رہے ہیں۔ جس کے بعد شاہ فیصل نے مفتی اعظم کے فتوے کے بعد صحابہؓ کے اجسام کو منتقل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد پوری مسلم دنیا سے آنے والے لاکھوں زائرین کی موجودگی میں یہ کارروائی عمل میں آئی۔

اگرچہ یہ واقعہ اردو جرائد میں گزشتہ ۲۰، ۲۵ سال کے دوران پہلے بھی شائع ہوتا رہا ہے، لیکن اس عرصے میں اس کی کوئی تصویر شائع نہیں ہوئی۔ ہمارے ایک قاری نے اپنے ریکارڈ سے اس واقعہ کی ہمیں یہ اخباری تصویر بھیجی ہے۔ اس تصویر پر جو عبارت تحریر ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۱ ھجری کا ہے۔ عبارت یہ ہے:

"یہ سعادت مرحوم ملک فیصل شاہ عراق ہی کی قسمت میں لکھی تھی کہ رسول اکرم ﷺ کے دو صحابہ کرامؓ یعنی حضرت حذیفہ الیمانؓ حاکم مدائن اور سیدنا جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے خواب میں آکر یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم کو اصل مقام سے منتقل کر کے دریا سے فاصلے پر دفن کرایا جائے، کیونکہ

Marfat.com

دریا کا پانی ہمارے مزارات کے قریب آتا جا رہا ہے۔ چنانچہ عیدِ قربان ۱۳۵۱ ہجری کے دس روز بعد شاہی تزک و احتشام کے ساتھ یہ رسم ادا کی .اور ان دونوں بزرگانِ دین کی زیارت سے لاکھوں مسلمانوں کو شرف اندوز ہونے کا موقع ملا۔ دونوں کے جسم بالکل محفوظ تھے۔ یہاں تک کہ کفن اور ریشِ مبارک کا بال بال محفوظ تھا اور آنکھوں کی چمک تک برقرار تھی۔ یہ اسلام کی صداقت کا عینی ثبوت ہے"

(بشکریہ ڈاکٹر علی حسین جعفری۔ کراچی)

امانت کی طرح رکھا زمیں نے روزِ محشر تک
ہوا اک موئے تن میلا نہ اک تارِ کفن بگڑا

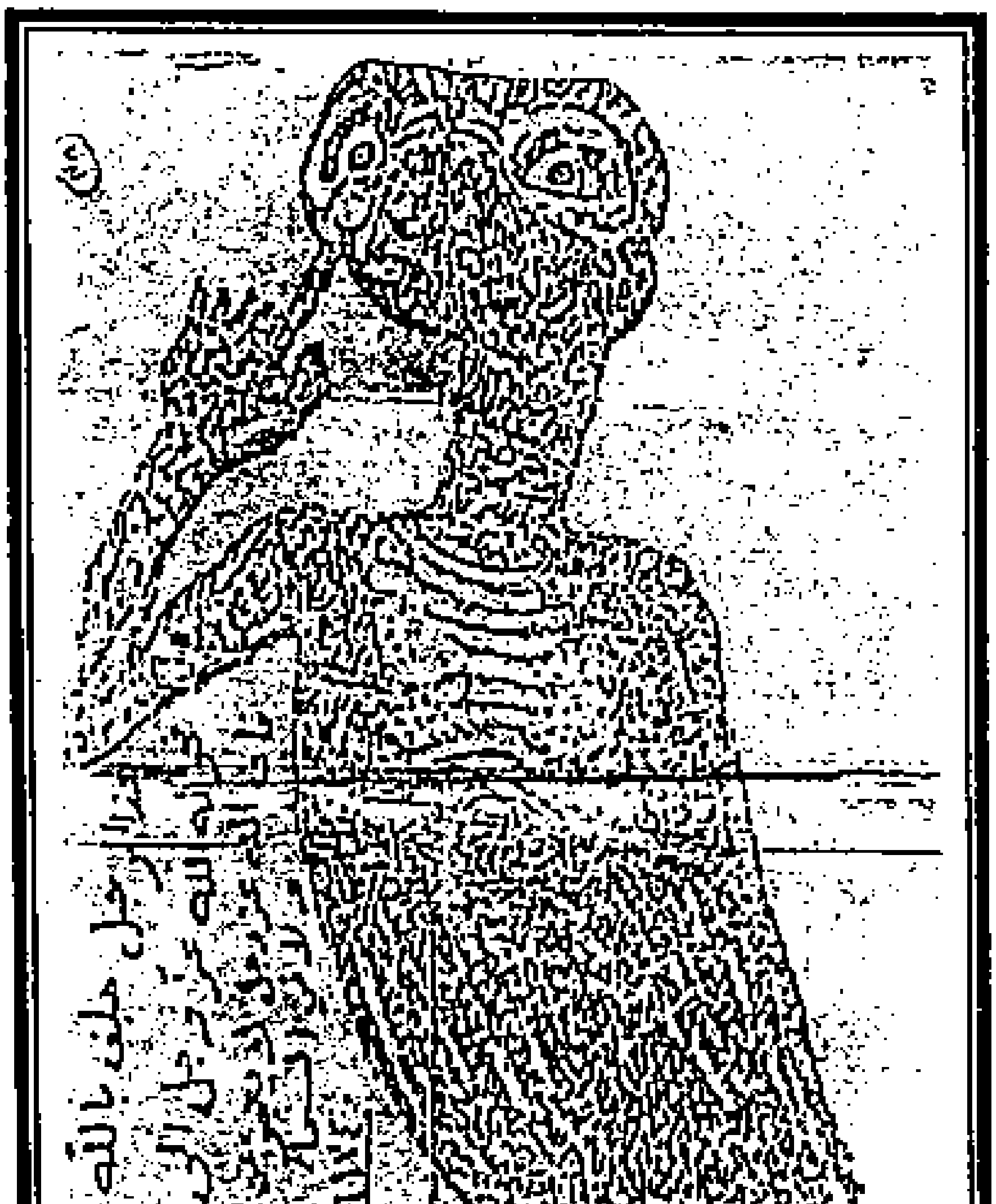

هذا الرجل حلف باللّٰه كاذباً فحوله اللّٰه عزّوجل الى ثعبان فان اللّٰه عزوجل لا يعجز عن شئی فی الارض ولا فی السماء

اس شخص نے اللہ کی جھوٹی قسم کھائی تو اللہ عزوجل نے اسے اژدھا بنا دیا۔ کیونکہ اللہ عزوجل زمین اور آسمان کی کسی چیز سے عاجز نہیں ہوتا۔

Marfat.com

بنے ہیں اہل ستم مدعی بھی قاضی بھی
کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں

کچھ قمریوں کو یاد ہے کچھ بلبلوں کو حفظ عالم میں ٹکڑے ٹکڑے مری داستاں کے ہیں
ہے موسمِ گل، چمن میں ہر گل پھولوں سے لدا ہوا کھڑا ہے
(ولی)

ھم: مصیبت آنے سے پہلے ہوتا ہے جس سے نیند اُچاٹ ہو جاتی ہے۔
غم: مصیبت آنے کے بعد ہوتا ہے۔
حزن: گزشتہ امر پر،

مولیٰ کے معنی: رب، مالک، سردار، منعم، آزاد کرنے والا، مدد کرنے والا، محب، تابع، ہم سایہ، چچا کا بیٹا، حلیف، داماد، خسر، غلام، آزاد کیا ہوا، اور جس پر احسان کیا جائے۔

مجذوب عزیزالحسن:

یہ کون آیا کہ دھیمی پڑ گئی لو شمعِ محفل کی
پتنگوں کے عوض اُڑنے لگیں چنگاریاں دل کی

وہ ریا جس پر تھے زاہد طعنہ زن
پہلے عادت پھر عبادت بن گئی

ہے آج جو سرگزشت اپنی کل اُس کی کہانیاں بنیں گی
(امیر مینائی)

نخوت سے جو کوئی پیش آیا کج اپنی کلاہ ہم نے کرلی
(مصحفی)

Marfat.com

نہ آنا اے اجل تجھ کو قسم ہے وقتِ آخر تک
ابھی کچھ عمر باقی ہے اُسے بھی رائگاں کرلوں
(نظم طباطبائی)

اے جوانی کے مسافر اے اجل کے میہماں
سو گیا تو سنتے سنتے زندگی کی داستاں
(چکبست)

یہ بھی حسرت کوئی تدبیر سکوں ہے کیا خوب
دل بے تاب سے کہتے ہو اُنہیں یاد نہ کر
(حسرتؔ)

ذاتِ بشر میں کوئی کرامت ضرور ہے
کیوں بات بات اُس کی فرشتے لکھا کیے
(اسمٰعیل میرٹھی)

گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کہ کچھ تجھ پہ زیادہ
اخبار میں "الطالح لی" ہم نے سنا ہے
(حالیؔ)

Marfat.com

سلیقہ چاہیے، عادت ہے شرط اس کے لئے — اناڑیوں سے نہ جنت میں مے کشی ہو گی

تم آئے میہماں کیوں غیر کے ساتھ — لگا لائے یہ پچھالا کہاں سے؟

کل کچھ طبیعت اپنی جو مشکوک ہو گئی — آج اُن سے دو ہی باتوں میں دو ٹوک ہو گئی

گھری ہے سو بلاؤں میں مری جان — یہ تنہا ہے، اکیلی ہے، چھڑی ہے

دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی — چمپا کھلی، گلاب کھلا، موتیا کھلی

ہوا ہے، اس قدر مغرور اپنے زہد پر زاہد — یہ توبہ توبہ کیسی ہے یہ استغفار کیسی ہے

عشق کے کوچے نے ہم کو وہ دکھایا ہے بہشت — حضرتِ آدمؑ نے جو دیکھا نہ اپنی یاد میں

پتے پتے کی سنو مجھ سے اب ذرا سچ سچ — تمہیں خدا کی قسم تم چھپا لئے جاؤ

تو نے نہیں کہا ہے تو بیٹھا ہے کیوں رقیب — دھنا دیے ہوئے ترے در پر کہے بغیر

لیۓ جاتے ہیں بارِ عشق ہم مجبور دنیا سے — ارے یارو زبردستی کی یہ بیگار کیسی ہے

شبنم سے شبِ ہجر کی ظلمت نہیں جاتی — سو شوب پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی

سمجھنے والے سمجھتے ہیں پیچ کی تقریر — کہ کچھ نہ کچھ تری باتوں میں نی نکلتی ہے

وہ جب اوپری دل سے کرتے ہیں وعدہ — تو کھاتی ہے پلٹے زباں کیسے کیسے

(داغؔ)

نامۂ جاناں ہے یا لکھا مری تقدیر کا — خط کی انشا اور ہے، لکھنے کی املا اور ہے

(رشکؔ)

جب او کھلی میں سر دیا دھمکوں کا کیا ہے ڈر — سب کو خدا دے جیسا دیا ہے جگر مجھے

(جان صاحب)

ناصح کو خبر کیا ہے لذت سے غمِ دل کی — ہے حق بطرف اس کے چکھے تو مزہ جانے

(میرؔ)

شیر سے خالی نہیں رہتا نیستاں زینہار — بوریائے فقر بچھا چھوڑ جایا چاہیے

(آتشؔ)

بچھا تھا رہ میں معجزۂ عیسوی کا فرش — جب آپ آئے اس لب معجز نما کے ساتھ

(مجروحؔ)

Marfat.com

اُس شوخِ پُر فریب کا اللہ رے لگاؤ — اب تک امیدوار یہ ناکامیاب ہے
حسرتِ جاوید کی خواہش کہے — کوئی دنیا میں نہیں ثانی مری
(مجروح)

مری ناکامیابی کی کوئی حد ہو نہیں سکتی — صداقت چل نہیں سکتی خوشامد ہو نہیں سکتی
(اکبر)

اے رونقِ چمن ترے دو دن کے ہجر میں — منہ ست گیا گلوں کا، صنوبر جھٹک گیا
(تسلیم)

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد — سینے میں ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد
(ذوقؔ)

تم کو نہیں ہے عجب، تعجب ہے شیفتہ — ہے فی زمانا یہ سرشتِ کرام میں
دل ستم زدہ بے تابیوں نے لوٹ لیا — ہمارے قبلے کو وہابیوں نے لوٹ لیا
(انشاؔ)

اعتبار صبر و طاقت خاک میں رکھوں ظفر — فوج ہندستان نے کب ساتھ ٹیپو کا دیا
اے نو بہار تازہ کسی دن تو یاد کر — افسردگی کو اس دلِ ناکامیاب کی
(وحشت کلکتوی)

یوں قدم پھونک پھونک دھرتے ہو — گویا اُلّو زمیں پہ کرتے ہو
(اسمٰعیل میرٹھی)

گائے کا کچھ تو ٹھکانا بھائی گاندھی نے کیا — شیخ جی کا اونٹ کس کل بیٹھتا ہے دیکھیے
(اکبر)

کہاں تک اور لنگوٹی میں پھاگ کھیلے گا — مہاسبھائیوں کے سنگھٹن کی ٹن ٹن سُن
(ظفر علی خاں)

مردانگی کا پیشہ ہے تکیہ فقیر کا — صحبت میں میری تُھڑ جنے بھی منگرے ہوئے
اُٹھائی گیرے ہیں سب جعل ساز ہیں مفسد — کچھ ایک دو نہیں ہم تو ہزار دیکھ چکے
(رند)

Marfat.com

حسن کا عشق کے بازار میں بھی کال ہے آج ۔۔۔ بند دُکانیں ہیں معشوقوں کی، ہرتال ہے آج
کھلے بندھ کے ان گورے گورے ڈڑوں پہ ۔۔۔ یہ بھجبند اور نورتن کیسے کیسے
(رنؔد)

نہ ہو سبز رنگوں میں کیوں اُن کی شہرت ۔۔۔ مرے قتل پر زہر کھائے ہوئے ہیں
(تعشق)

اب جوانی کو رو رہے ہیں ریاض ۔۔۔ قدرِ نعمت ہوئی زوال کے بعد
(ریاض)

یہ عجیب ماجرا ہے کہ بروزِ عید قربان ۔۔۔ وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب اُلٹا
(انشاء)

دردِ سر میں ہو کسی کے تو مرے دل میں ہو درد ۔۔۔ واسطے میرے ہوا ہے غمِ عالم پیدا
(آتش)

اے انتظارِ یار ذرا رحم کر کہ ہے ۔۔۔ مشتاق آج دیدۂ بیدار خواب کا
شبِ فراق نے چھوڑا نہ صبر و تاب و شکیب ۔۔۔ لگی یہ آگ کہ اسباب سب جلا دل کا
کیا کیا خیال تھے کہ کہیں گے دو چار ہو ۔۔۔ دیکھا اُسے تو وانہ لبِ گفتگو ہوا
(ممنوؔن)

آسیا کہتی ہے ہر صبح بہ آوازِ بلند ۔۔۔ رزق سے بھرتا ہے رزّاق دہن پتھر کا
(میر کلو عرش ابن میر تقی میرؔ)

دردِ دل کچھ کہا نہیں جاتا ۔۔۔ آہ چپ بھی رہا نہیں جاتا
کعبہ اگرچہ ٹوٹا تو کیا جائے غم ہے شیخ ۔۔۔ کچھ قصرِ دل نہیں کہ بنایا نہ جائے گا
قسمت کو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند ۔۔۔ کچھ دور اپنے ہاتھ سے جب بام رہ گیا
(قائم)

دنیا بھی ہیچ اور غمِ دنیا بھی ہیچ ہے ۔۔۔ مطبوعِ دل تو یہ سخنِ مختصر ہوا
(شاہ ابوالخیرؒ دہلوی)

Marfat.com

دامن اس کا تو بہت دور ہے اے دستِ جنوں — کیوں ہے بیکار، گریباں تو مرا دور نہیں
یہ عمر اور عشق، ہے آزردہ جائے شرم — حضرت یہ باتیں پھبتی ہیں عہدِ شباب میں
مختصر حالِ چشم و دل یہ ہے — اِس کو آرام اُس کو خواب نہیں
اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق میں — اِک جان کا زیاں ہے، سو ایسا زیاں نہیں
اچھا ہوا نکل گئی آہِ حزیں کے ساتھ — اک قہر تھی، بلا تھی، قیامت تھی، جاں نہیں

مفتی صدر الدین آزردہ (م ۱۲۸۵ھ)

جھوٹ ہی جانو کلام اس رہزنِ ایمان کا — پہن کر جامہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا
نفسِ بے مقدور کو قدرت ہو گر تھوڑی سی بھی — دیکھ پھر سامان اس فرعونِ بے سامان کا
کیوں نہ ہر تار میں دل ہو ویں گرفتار کہ زلف — جیل خانہ ہے محبت کے گرفتاروں کا
عدوئے نیش زن ہر دم ہے میرے درپئے ایذا — یہ موذی زہر کی ہے گانٹھ، بچھو اس کو کہتے ہیں
عبث تم اپنی رُکاوٹ سے منھ بناتے ہو — وہ آئی لب پہ ہنسی دیکھو مُسکراتے ہو
میں وہ مجنوں ہوں کہ مجنوں بھی ہمیشہ خط میں — "قبلہ و کعبہ" لکھا کرتا تھا القاب مجھے
اُچھلے ہے شیخ وجد میں اس طرح بار بار — جس طرح بدلگام ہو گھوڑا چراغ پا

ذوق دہلوی

رسم نے ملنے کی کھوئی عید کی ساری خوشی — تین دن تک پانو رہ جاتے ہیں اُٹھتے بیٹھتے

امیر مینائی

نہ ترحم، نہ تکلم، نہ تبسم، نہ نگاہ — کس طرح یہ دل ناشاد بھلا شاد رہے

سوز

نہ محبت، نہ تلطف، نہ عنایت نہ وفا — تم ہی کہہ دو کہ رہے پھر کوئی کس کا ہو کر

امیر مینائی

زبانِ شمع کو اس واسطے کاٹا گیا افسر — کہ یہ باہر نکل کر کہہ نہ بیٹھے بات محفل کی

(۱) فاتحۃ الشباب (دیوان اوّل جامیؔ)۔ اس میں ایسا شعر بھی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعظم اسماء علیم حکیم

گلشن ابرار

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : تاج کلام ست و کلامِ قدیم

(۲) وسیلۃ العقد: دیوانِ جامی (۸۹۴ھ) دیوان دوم جامی،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : املی حمد المنان (الکریم)

(۳) دیوانِ سومِ جامی بھی اسی طرح شروع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : طرفہ خطابیست زسفر قدیم

(۴) تحفۃ الاحرار (جامیؔ) میں بھی ایک نظم اس طرح شروع ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : ہست صلاے سر خوانِ کریم

فتوح الحرمین از محیِ لاری (م ۹۳۳ھ) بھی اس طرح شروع ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : ہست کلیدِ درِ گنجِ حکیم

شیخ یعقوب صرفی کشمیری (۱۰۰۳ھ) کی مثنوی اس طرح شروع ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : سر خطِ منشور عطاے عمیم

دیوانِ فیض (قصائد، ترکیبات، ترجیعات و مراثی) اس طرح شروع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : گنج الف راست طلسمِ قدیم

ایک نسخے میں ہے۔ گنجِ ازل راست طلسمِ قدیم

گنجِ مخفی ایک گم نام شاعر کشمیری کی مثنوی۔

گنجِ مخفی در طلماتِ قدیم : باء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخزن الاسرار نظامی گنجوی۔

ہست کلیدِ درِ گنج اے حکیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحۃ الابرارِ جامی، اس طرح مثنوی شروع ہوتی ہے۔

ابتداء بسم اللہ الرحمٰن : الرحیم المتوالی الاحسان

ظہوری کے خسر ملک قمی، (م ۱۰۲۴ھ) کی ایک مثنوی (منبع الانہار) اس طرح شروع ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : اھدنا الصراط المستقیم

گلشنِ کشمیر، عبدالرشید اسلام آبادی نے ۱۲۸۲ھ میں یہ مثنوی لکھی۔

سنبلِ مشکینِ ریاضِ قدیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Marfat.com

محمد محسن فانی کشمیری (ملاّ غنی کشمیری کے استاد) نے مثنوی مصدر الآثار لکھی۔ اس کا پہلا شعر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : تازہ۔ نہالے ست ز باغِ قدیم

معلوم تبریزی (م ۱۰۸۰ھ) کی ایک نظم بھی اسی طرح شروع ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : مسطر آیاتِ کتابِ کریم

مظہر الآثار صوفیانہ نظم از میر ہاشمی کرمانی (دسویں صدی ہجری)،
(British Museum Ms. Vol-II, Add 6631)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : فاتحہ آرای کلامِ قدیم

کسی کا شعر ہے۔

غبارِ خاطر عشاق مدعا طلبی ست : بہ خلوتے کہ منم یادِ یار بے ادبی ست

قرآن پاک کی آیات	۶۶۶۶
قرآن پاک کے الفاظ	۷۷۴۳۶
قرآن پاک کے حروف	۳۵۳۶۴۳

لوتکا شفتم لماتدافنتم:

اگر تمہیں (قبر کے) حالات معلوم ہو جاتے تو تم دفن کرنا چھوڑ دیتے۔

باز آ باز آ ازہرچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بُت پرستی باز آ

ایں درگہِ ما درگہِ نو میدی نیست صدبار اگر توبہ شکستی باز آ

یک زماں بودن حضورِ اولیا : بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ما زندہ بجا نیم بجا نیم بجا نیم : تا ظن نہ بری زندہ بہ نانیم بہ نانیم
(رومی)

قلم گوید کہ من شاہِ جہانم : قلم کش را بہ دولت می رسانم

موسیٰ ز ہوش رفت بہ یک جلوۂ صفات　　　　توعینِ ذات می نگری در تبسمے

(شیخ جمالی)

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بو　　　　زانکہ از خاکش بروید آرزو

یاز نورِ مصطفیٰ او را بہاست　　　　یاہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ است

صد جہان باقی ست در قرآن ہنوز　　　　اندر آیاتش یکے خودرا بسوز

(اقبال)

حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ، (م ۴۴۰ھ)

از لطفِ تو ہیچ بندہ نومید نہ شد　　　　مقبولِ توجز مقبلِ جاوید نہ شد

لطفت بکدام ذرہ پیوست دمے　　　　کاں ذرہ بہ از ہزار خورشید نہ شد

احمد جامی (م ۵۳۶ھ):

منزلِ عشق از جہانِ دیگراست　　　　مردِ ایں رہ رانشانِ دیگراست

کشتگانِ خنجر تسلیم را　　　　ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

حاجی اسمٰعیل قزوینی (در عہدِ طہماسپ):

بہر طرف کہ نشیند رقیب بنشینم　　　　کہ درمیانِ نگاہِ تو مشتبہ نہ شود

نظیری۔

آنکہ شامِ زندگانی شمعِ بالینم نہ شد　　　　کے پس از مرگم چراغے بہ سر گور آورد

حافظ:

چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں شو　　　　رندی و ہوسناکی در عہدِ شباب اولیٰ

جامی:

چوں پیر شدی جامی در میکدہ ای بنشیں　　　　کیں علتِ پیری راخمہاے شراب اولیٰ

Marfat.com

طالب آملی:

زغارتِ چمنت بر بہار منتہاست　　　　که گل بدستِ تو از شاخ تازه تر ماند

عبدالقادر بیدلؔ

بترس از آہِ مظلوماں که ہنگامِ دعا کردن　　　　اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

سلیم:

چشمِ خویشاں را حسد از بس بدولت شور کرد　　　　شد چو یوسف بادشا اوّل پدر را کور کرد

(بالکل غلط کہا ہے، صاحبزادے کے غم میں یعقوب علیہ السلام پہلے ہی نابینا ہوگئے تھے)۔

احمدؔ تو عاشقی به مشیخت تراچه کار　　　　دیوانه باش، سلسله شُد شُد، نه شد نه شد

(احمدؔ جام)

عشق اوّل، عشق آخر، عشق کُل　　　　عشق باده، عشق ساغر، عشق مُل

(چشتیہ مسلک)

نے گُلم، نے بُلبلم، نے شمع و نے پروانه ام　　　　عاشقِ حُسنِ خودم، بر حُسنِ خود پروانه ام

(خسروؔ)

یہ جو صورت ہے تری، صورتِ جاناں ہے یہی　　　　یہی نقشہ ہے، یہی رنگ ہے، ساماں ہے یہی

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما　　　　این را نہایتے ست، نه آن را نہایتے

(گرامیؔ جالندھری)

روزے که زیرِ خاک تنِ ما نہاں شود　　　　آں ہر چه کرده ایم یکایک عیاں شود

ہر شبے گویم که فردا ترکِ ایں سودا کنم　　　　باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

نه ہر که سر بتراشد قلندری داند　　　　نه ہر که چہره برافروخت دلبری داند

عدم کے جانے والو کوچہ جاناں پہ جب پہنچو — ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر گر دربار میں آئے

ما پیچ نہ داریم، غمِ پیچ نہ داریم — دستار نہ داریم، خمِ پیچ نہ داریم

زعشقِ مصطفیٰ ﷺ دل ریش دارم — رقابت باخدائے خویش دارم

(مسیحا پانی پتی)

یارب تو کریمی و رسولِ تو کریم — صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

بجائے لالہ بکف پارۂ جگر دارم — قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا

مآثرِ رحیمی میں بیرم خاں کا ایک پُرجوش قصیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے۔ مطلع یہ ہے ؎

شہے کہ بگذرد نہ سپر افسر او — اگر غلامِ علیؑ نیست خاک برسر او

اُستاذی پروفیسر ضیاء احمد بدایونی علیہ الرحمہ کے انتقال پر اُن کے بھانجے نیر کمالی مرحوم نے یہ قطعۂ تاریخ لکھا تھا۔

افسوس کہ اوجدا زما شد — دل محرمِ نالۂ و بُکا شد
آں بحرِ علوم را قضا شد — شد آنچہ مشیت خدا شد
او کاشفِ جلوۂ معانی — پنہاں پسِ پردۂ قضا شد
برداشت دل از سرائے فانی — او راہیِ منزلِ بقا شد
دل پاک بہ نورِ اومنوّر — امروز بہ ظلمت آشنا شد
تاریخ وفات گفت ہاتف — صد حیف کہ بزم بے ضیا شد
۱۳۹۳ھ

(جناب نیر کمالی کا انتقال کراچی میں ۲۴ر مئی ۱۹۹۸ء کو ہوا)

راہ روکے ہوئے ہیں دشت و بیاباں کتنے — پھر بھی مجھ تک ترے دامن کی ہوا آتی ہے

نہ کنم دگر نگاہے بہ رہے کہ طے نمودم بہ سراغ صبح فردا روشِ زمانہ دارم
یم عشق کشتی من یم عشق حاصل من نہ غمِ سفینہ دارم نہ سر کرانہ دارم
(اقبال)

بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال : بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو عار
جو دیکھے اپنے کمالوں پہ تیری یکتائی : رہے کسی کو نہ وحدت وجود کا انکار
تو آئنہ ہے کمالاتِ کبریائی کا : وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوۂ دیدار
(مولانا قاسم نانوتوی)

زاحوالِ درونِ من بخوکاں عارمی آید بظاہر مبتلا ہستم میانِ مکرو تزویرے
(نظام الدین مجددی)

ہلالی (م ۹۳۹ھ) کا شعر ہے۔

محمدِ عربی کا بروے ہر دو سراست کسے کہ خاکِ درش نیست خاک برسرِ او

حضرت مجددِ الف ثانی قدس سرہ نے ہلالی کا یہ شعر مکتوبات میں نقل کیا ہے۔ ہلالی کا یہ شعر (بلکہ دوسرا مصرع) بہت مشہور ہے۔

گر میل کند سوے ہلالی عجبے نیست شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

بقدر ہر سکوں راحت بود بنگر تفاوت را دویدن، رفتن، استادن، نشستن، خفتن ومردن

سید محمد مبارک علوی کرمانی کی اسرار الاولیاء (صفحہ ٦٨) میں حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول جو حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس طرح ہے کہ ابو قحافہ کے تین فرزند تھے (۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، (۲) معتق (م ع ت ق) اور (۳) معتیق (م ع ت ی ق)۔

Neil Armsirong Embraces Islam?

Nell Armstrong the world`s first human to sef foot on the moon has become a Muslim, the Malaysian newspaper --------- reported recently.

The Star reported that he changed his rellgionafter he felt that the

mysterious sound he heard when he stepped on the moon was the sound of Atan the Islamic call for prayer which glorified God.

When he first heaid the sound he thought his ears were playing tricks on him as he was rather exelted and overawed by his first experience on the moon.

When he was sent on ieeture tour to various countries. one of the places he visited was cairo. Egypt and he heard the same sound again. So he asked the Egyptian companion nearest to him what the sound was.

He was told that is was 'AZAN' the call to pryer and the glorification of God.

He was astounded for that was the same sound and the same words to the best of his memory that he heard on the moon.

It was then that he decided to learn something about the geligion an finally embraced islam.

As a result of that he lost his coveted job but according to him he had found god and nothing else MATTERED, the star reported.

Neil armstrong Landed on the moon on July 21, 1969. The star's article does not give the date of this particular visit to cairo.

ماخوذ از انساب الانجاب از خواجہ محمد حسین صاحب۔
ص......۵۵،

غلام محی الدینؒ کے دو پسر تھے۔

(۱) نظام الدین، (۲) فدائے محی الدین

م ۱۲۷۳ھ۔ | (بڑے شاعر فارسی اور ہندی کے تھے۔

۱۷ رجب | شکار میں انتقال ہوا، ان کے نو صاحبزادے تھے۔

حاجی امام الدین۔ غیاث الدین، نصیر الدین، علی اکبر، فضل معصوم
فضل قیوم۔ معین الدین۔ رفیع الدین۔ مظہر الدین۔
ص......۵۶،

امام الدین صاحب کالج سے واپسی میں انتقال ہوا اور تابوت شکارپور میں لایا گیا۔ اور اپنے والد صاحب کے پاس دفن ہوئے۔
ص......۵۷

فضل قیوم (فرزند ششم) کے ایک صاحبزادے حاجی ضیاء معصوم تھے۔ اُن کے چار فرزند ہیں۔ غلام مجدد ۱۳۹۱ھ۔ فضل احمد۔ فدائے احمد۔ علی احمد (مختار احمد بن علی احمد۔

فدائے محی الدین (جو غلام محی الدینؒ کے دوسرے صاحبزادے تھے) اُن کے ۶ فرزند تھے۔ محمد اشرف۔ محمد شریف۔ محمد بشر۔ محمد شبیر۔ ظہو الدین۔ علاء الدین۔

پیر محمد شریف کے بحر الدین۔ ان کے عطا محمد اور خدیجہ۔

زاحوالِ دورانِ من بخوکاں ناری آید   بظاہر مبتلا ہستم میانِ مکر و تزویرے

نظام الدینؒ مجددی

ص..... ۷۵،

عبدالرحیم عرف حضرت آقا صاحب فرزند دوم حضرت شہید بودند مثاری تشریف لے آئے تھے۔ ۹۰ سال کی عمر میں ۲۴ جمادی الاولی ۱۳۱۳ھ میں وفات پائی۔ ان کے ۸ فرزند تھے:

عبدالحلیم عرف حاجی آقا۔ فدائے مجدد۔ محمد عظیم۔ محمد علی۔ احمد علی عرف متوجان۔ شیر علی۔ غلام علی۔ فتح علی۔

میاں عبدالحلیم عرف حاجی آقا ۱۷ محرم ۱۳۳۱ھ

ان کے ۶ فرزند تھے۔ غلام مجدد (عرف پیرزادہ)۔ غلام نبی (عرف فقیرزادہ)

غلام حسین۔ محمد عمر۔ نثار احمد۔ عبدالباقی۔

ص..... ۷۶،

غلام مجدد کے فرزند غلام رسول۔ (غلام نبی جوانی میں طاعون میں فوت ہوگئے)

ص..... ۷۳،

میرے والد کے نانا تھے۔

حضرت شاہ ضیاء الحق "حضرت شہید"

عبدالکریم۔ عبدالرحیم عرف حضرت آقا صاحب۔ ضیاء مجدد عرف حضرت میاں جی یادشاہ۔ عبدالحکیم۔ ضیاء معصوم عرف میاں تبرک صاحب۔ فضل معصوم۔

عبدالکریم ۱۲۶۹ھ میں حج سے واپسی پر کشتی کے ڈوبنے سے شہید ہوئے۔ ان کے دو صاحبزادے تھے۔ میاں عبدالعزیز۔ میاں ابوالقاسم۔ عبدالعزیز صاحب ۱۳۱۱ھ میں فوت ہوئے ان کے ۳ فرزند عبدالقادر۔ ضیاء احمد۔ فضل حق۔ ۴۵،

ص..... ۷۴،

عبدالقادر لاولد۔ ضیاء احمد کے ۳ فرزند۔ غلام اللہ۔ حجۃ اللہ۔ عبداللطیف۔

غلام اللہ کے دو فرزند۔ غلام مصطفیٰ۔ عبدالکریم۔

حجۃ اللہ کے ۳ فرزند غلام مرتضیٰ۔ عبدالفتاح۔ حزب اللہ۔ عبداللطیف زیر تعلیم ہیں۔ ۱۲ سال کے ہیں۔

انساب الانجاب از خواجہ محمد حسن صاحب، ۱۳۴۰ھ لاہور

مکتوبات معصومیہ دفتر سوم کا پہلا مکتوب برادر بزرگ حضرت محمد سعید قدس سرہ کے نام ہے۔ اس میں یہ مصراع ہے۔

چونے کی سی کانکری جب چھڑکوں تب آگ

در شب بیست و دوم شوال ۱۴۰۲ھ حیدرآباد جامعہ مجددیہ کتب خانہ ... والسلام

Marfat.com